

ہو الرزاق

منابر ارقیہ

حالات

طلب لاقطاب حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی قاسم

از

فخر العلماء والمحدثین حضرت مولانا محمد نظام الدین قسنگی علی

حسب رشاد

حضرت سید ممتاز احمد صاحب رزائی بانسوی

بکمال صحیحیت

جناب مولانا محمد صبغت اللہ صاحب شہید فرنگی علی

بایتمام عابد علیخان شاہی پرنس لکھنؤمین چھپا

M.A.LIBRARY, A.M.U.



PE10565



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
مَحْمَدٌ وَنَصَلُّ عَلٰی سَاقِلِہِ الْکَرِیْمِ

قطب الاقطاب مرشد انام محبوب بارگاہ الہی حضرت سید شاہ عبد الرزاق بانسوی
قدس سرہ الاصفی کی مقدس سوانح عمری، آپ کے سلسلہ نسب و کرامات کے متعلق
اس وقت ارباب اعتقاد کے ہاتھوں میں محض مطول بہت سے رسائل ہیں۔ لیکن
استاذ العلماء حضرت ملا نظام الدین صاحب نے جب وقت نظر اور عالمانہ انداز اور جس تحقیق کا دل
کیساتھ آپ کے حالات جمع کیے ہیں انکو علاوہ فضل تقدم کے خاص جامعیت و مرتبہ
استناد حاصل ہوا ہے چھپائیں برس اوپر عمر محترم و عظم مرشدی حضرت سید شاہ غلام جیلانی
صاحب قدس سرہ العزیز نے ۱۲۱۳ھ میں اس مستند کتاب کو خاص اہتمام سے شایع کرایا
تھا اور تحقیق الفاظ و تصحیح عبارات میں جو غیر معمولی جدوجہد فرمائی تھی اسکا ادنیٰ نمونہ یہی
کہ جب قدر قدیم نسخے اس کتاب کے ملے انکو یکجا کر کے کتاب کی تصحیح کی گئی اور اسی پر
نہیں کیا بلکہ ابوحیا جناب لانا شاہ محمد نعیم صنادید سرہ فرنگی محلی ایسے محقق عالم کا بھی
ہمیں مشورہ شامل کیا گیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ناظرین کو ایک ایک صفحہ میں پیش پیش نسخے نظر

آئیے۔ یقیناً سخت احسان فراموشی ہوتی اگر حضرت عم محترم رحمۃ اللہ علیہ کی کوششوں
 کو اس شاعت میں نظر انداز کر دیا جاتا۔ اسلئے جو شان اور طبقہ پہلی اشاعت کا تھا
 باوجودیکہ وہ ایک حد تک اب متروک ہو گیا ہو لیکن نہ صرف اسلاف کی یاد قائم رکھنے
 بلکہ زیادتی تحقیق کیلئے اسی کو قائم رکھا گیا اس قابل عزت کتاب کی ہیبت و عظمت
 کو نظر رکھتے ہوئے یہ خیال غلط نہیں ہے کہ صورت موجودہ سے زیادہ اسکو صورتاً و معناً
 شاندار بنایا جاسکتا تھا یعنی مفید حواشی اور کارآمد نوٹ حضرت مصنف کی
 سولہ عمری، نفس کتاب پر تبصرہ، ارض مطہرہ، ہاشمہ کے تاریخی حالات، خود سلسلہ زرقا
 کی مختصر تاریخ، یہ چیزیں ایسی تھیں جو نہ صرف زمانہ موجودہ میں جبکہ اصول تصوف
 و سلوک سے ایک عام بخیری، ضروری تھیں۔ بلکہ کتاب کو زیادہ نفع بخش بناتیں
 لیکن چونکہ اشاعت میں عجلت زیادہ تھی اسلئے ان چیزوں کو رسالہ ہذا کو اردو ترجمہ کیلئے
 چھوڑ دیا گیا ہے۔ جسکی تکمیل میں میرے عزیز جناب مولانا صیغت اللہ صاحب شہید
 فرنگی محل مصروف ہیں اور جو انشاء اللہ جلد ملک کے سامنے پیش کیا جائیگا۔
 اس کتاب کی تصحیح میں بھی عزیز موصوف نے میری مدد کی ہے۔ اسلئے ناظرین
 کتاب سے توقع ہے کہ مطالعہ کے وقت عزیز موصوف کیلئے میری طرح وعائے
 فلاح دنیا و آخرت کو نہ بھولیں گے۔ فقط

ممتاز احمد رزاقی بانسوی

یہ کتاب منیر مسلم سودیشی اسٹور و کمپریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے قیمت ایک روپیہ
 مل سکتی ہے۔ تجارتی کتب کے ساتھ رعایت رکھی گئی۔ دیو کا بیجنہا حریدارون کے لیے
 باعث رحمت ہے۔ اس لیے پیشگی قیمت ہی روانہ کرنا بہتر ہے۔

فهرست مضامین مناقب رزاقیه

ردیف	مضمون	صفحه	ردیف	مضمون	صفحه
۱	خطبه و مقدمه	۱	۱۳	ترک گیری به سبب خلل در شغال	۱۳
۲	تقسیم و اجزاء کتاب	۲	۱۴	شناختن سید محمد یوسف	۱۴
۳	وصول اول	۳	۱۵	سیر و سفر او و دست می درشتن	۱۵
۴	نسب شریف	۴	۱۶	مقدور آری از قوم هندود	۱۶
۵	وطن	۵	۱۷	تاثر از کلمه لطیف	۱۷
۶	تعلیم ابتدائی	۶		وصول سیدوم	
۷	حلیه مبارک فرزند وفات و تاریخ انتقال	۷	۱۸	شنیده آواز افاق خواه متوجه شنیداریه	۱۸
۸	حالات وقت وصال	۸	۱۹	تفصیل خواب حضرت امیر ائیم	۱۹
۹	ارشاد متعلق صاحبزادگان	۹	۲۰	خبر دادن از انتقال خود	۲۰
۱۰	طریقه قادری	۱۰	۲۱	ذکر دم کردن بسیم انداختن بر بدن	۲۱
۱۱	طریق دیگر	۱۱	۲۲	روزه و آشتن در سفر	۲۲
۱۲	طریق روحانیه	۱۲	۲۳	مسئله تمیم و الهام متعلق آن	۲۳
۱۳	وصول و حکیم	۱۳	۲۴	تمییز متعلق الهامات حضرت	۲۴
۱۴	ملاقات با شاه عنایت اندر	۱۴	۲۵	لازم نیست که الهام ولی مطابق قرآن باشد	۲۵
۱۵	جایگاه ذکر می کردند	۱۵	۲۶	ان لایزین آنمواد علوا الصالحات می آیند	۲۶
۱۶	سخاوت	۱۶	۲۷	مواظبه عالمی بر احوال نماز	۲۷
۱۷	شجاعت	۱۷	۲۸	سرمد تمیق نماز	۲۸
۱۸	تواضع	۱۸	۲۹	واقع قضیب البیان موصلی	۲۹
۱۹	بعیت	۱۹	۳۰	شاه دوست محمد	۳۰
۲۰	چله دی بر پشت اسپ است	۲۰	۳۱	ملکال الدین مسئله تاسخ	۳۱
۲۱	بیدار بودن در شب	۲۱		وصول چهارم	
۲۲	تقبیل طعام	۲۲	۳۲	ملاقات با درویش کیمیا ساز	۳۲
۲۳	فرق اخلاق با فقر و اهل دنیا	۲۳	۳۳	مار التفات به اکسیر نیب	۳۳
۲۴	سپارشش نکردن	۲۴	۳۴	الهام متعلق فرخ سیر و بادشاه	۳۴

صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
۴۵	۴۱۳	۳۱	۴۵	۴۵
۴۶	۴۱۴	۳۲	۴۶	۴۶
۴۷	۴۱۵	۳۲	۴۷	۴۷
۴۸	۴۱۶	۳۲	۴۸	۴۸
۴۹	۴۱۷	۳۲	۴۹	۴۹
۵۰	۴۱۸	۳۲	۵۰	۵۰
۵۱	۴۱۹	۳۲	۵۱	۵۱
۵۲	۴۲۰	۳۲	۵۲	۵۲
۵۳	۴۲۱	۳۲	۵۳	۵۳
۵۴	۴۲۲	۳۲	۵۴	۵۴
۵۵	۴۲۳	۳۲	۵۵	۵۵
۵۶	۴۲۴	۳۲	۵۶	۵۶
۵۷	۴۲۵	۳۲	۵۷	۵۷
۵۸	۴۲۶	۳۲	۵۸	۵۸
۵۹	۴۲۷	۳۲	۵۹	۵۹
۶۰	۴۲۸	۳۲	۶۰	۶۰
۶۱	۴۲۹	۳۲	۶۱	۶۱
۶۲	۴۳۰	۳۲	۶۲	۶۲
۶۳	۴۳۱	۳۲	۶۳	۶۳
۶۴	۴۳۲	۳۲	۶۴	۶۴
۶۵	۴۳۳	۳۲	۶۵	۶۵
۶۶	۴۳۴	۳۲	۶۶	۶۶
۶۷	۴۳۵	۳۲	۶۷	۶۷
۶۸	۴۳۶	۳۲	۶۸	۶۸
۶۹	۴۳۷	۳۲	۶۹	۶۹
۷۰	۴۳۸	۳۲	۷۰	۷۰
۷۱	۴۳۹	۳۲	۷۱	۷۱
۷۲	۴۴۰	۳۲	۷۲	۷۲
۷۳	۴۴۱	۳۲	۷۳	۷۳
۷۴	۴۴۲	۳۲	۷۴	۷۴
۷۵	۴۴۳	۳۲	۷۵	۷۵
۷۶	۴۴۴	۳۲	۷۶	۷۶
۷۷	۴۴۵	۳۲	۷۷	۷۷
۷۸	۴۴۶	۳۲	۷۸	۷۸
۷۹	۴۴۷	۳۲	۷۹	۷۹
۸۰	۴۴۸	۳۲	۸۰	۸۰
۸۱	۴۴۹	۳۲	۸۱	۸۱
۸۲	۴۵۰	۳۲	۸۲	۸۲
۸۳	۴۵۱	۳۲	۸۳	۸۳
۸۴	۴۵۲	۳۲	۸۴	۸۴
۸۵	۴۵۳	۳۲	۸۵	۸۵
۸۶	۴۵۴	۳۲	۸۶	۸۶
۸۷	۴۵۵	۳۲	۸۷	۸۷
۸۸	۴۵۶	۳۲	۸۸	۸۸
۸۹	۴۵۷	۳۲	۸۹	۸۹
۹۰	۴۵۸	۳۲	۹۰	۹۰
۹۱	۴۵۹	۳۲	۹۱	۹۱
۹۲	۴۶۰	۳۲	۹۲	۹۲
۹۳	۴۶۱	۳۲	۹۳	۹۳
۹۴	۴۶۲	۳۲	۹۴	۹۴
۹۵	۴۶۳	۳۲	۹۵	۹۵
۹۶	۴۶۴	۳۲	۹۶	۹۶
۹۷	۴۶۵	۳۲	۹۷	۹۷
۹۸	۴۶۶	۳۲	۹۸	۹۸
۹۹	۴۶۷	۳۲	۹۹	۹۹
۱۰۰	۴۶۸	۳۲	۱۰۰	۱۰۰



بسم الرحمن الرحيم

الباقية

انهم بالاحسان

العلمية

العلمية

العلمية

الحمد لله الذي رزق الارواح والاشباح الخلق للموجودات جميعاً بالحكمة البالغة الباعثة
 والصلاة والسلام على سيد العالم باخلق بالاخلاق الالهية الشريفة الباقية فضل الرسل
 والانبيا بما لا يكتنفه لا عالم الغيب الشهادة وعلى متقية من الال واصحاب ولى السعادة وعلى
 من هم بالاحسان بالمعرفة والعبادة وتبعد فيقول ترابك قدام الفنة القادرة كثرهم الله تعالى
 وعز وجل ما تجلى الحق على قلوب الاولياء وترقى العرفاء واصفيا نظام الدين محمد
 بن قطب العلماء ومركز دائرة المعارف الربانية والاسرار الالهية قطب لدين السهالي
 مؤلفه او الانصاري محمد انه اذ قد سعد معارج العبادة وسعد حده تحصيل انقياد الشيخ
 قدوة الاولياء وعمدة العرفاء حاوى المعارف الالهية جامع الاسرار الربانية قطب
 السيد عبد الرزاق مد الله تعالى ظله الطليل على الخلق والخلق والخلق والخلق والخلق
 على سيرة ان يكتب بعض حوائد الجليلية ففهم العزم والاشد التعلقان وهو الحق ويروى
 ان يهدى الله تعالى سيرة صحبة العلية الى ما شئى وان يكون هذه الرسالة ذخراً وهدى

ليوم العترة	فيا رب اخل الجيب محمد	فبيك هو السيد المتواضع
اننا مع الاجاب وبيك انتى	اليها قلوب الاولياء تسارع	فبايك مقصود وفصلك زائد

و بعد از آنکه موافقت و عفو کرد اسامی افاض علی انوار عطا و شیخ الاجل افاضه بعد از افاضه

وَأَكْرَمَنِي بِتِلْكَ الْوَكَاةِ فِيهِ ضَمَّةٌ تِلْكَ الْوَاوُ الْأَبْعَدُ تِلْكَ الْوَائِي وَاحِشِي وَالْقَلْبُ فِي ذِكْرِهِ وَأَشْفِي فِي الْوَقْتِ الْمَعْرُودِ

والروح يقظان بطلعة جماله واحشرنى والسورة تحيى بشهادة ذاته وادخلنى فى الدارين

في زمرة اجداء عالم وفكك الله تعالى خير ان محاسن شيخنا الكامل غير عديدة ومن اقبه غير

و کرامات وی لاخصیست و مقالات وی از اکتناه بیرون است پس بنده درگاه که گزینترین

از خدمت جناب پالست و تسمیه از مذاق ادبیاء اللہ تعالیٰ کہ مستامش بہرہ ور شدہ است

و در زیرت از اندازه واحصای مدارج و عطیات الهی و موهبات ربانی نامتناهی که با

معلق بقلب حضرت شیخ الحدیث سید ابوالاسفی روزی لمودہ بفضلہ و مال لرمہ

چونکه اینک که شایسته این مقام است و این مقام را به او داده اند

میرزا محمد باقر السید و ابی الدین محمد بن سید و ابی الدین محمد بن سید و ابی الدین محمد بن سید

وَعَلَّمَ ابْنَهُ الطَّالِبَ لِمَا تَلَقَّى إِلَى خِطَابِ الْحَقِّ تَعَالَى وَاحْيَا بِهِ رُضْوَانُ تَعَالَى عَلَيْهِمُ

شمیتها مناسبات را قیمة ترجمتها علی خمسة وصول السهل علیک الاستخراج وصل

اول در بیان نسب علیہ مبارک و وطن و احوال و وفات و سلسلہ اشخاص طریقیہ

غلام جیلانی در تفسیر این شعر از شیخ ابوالفتح حضرت سید القاسم بنف الماس بنیضه ایضا طریقت است که بهین

سند
احیاء

و مقامات

نہ
اوپر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

Page 3 of 3

21

انعام

100

ہی زاحوال

شرف
شرف

من اورانی پڑا ج

一

صوفیه صاحب فیض رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرض تا وقت انقا بحیثی چون در جو اس و عقل تفاوت راه نیافته و بعضی از حضار گفتند
که این وقت کلمه شهادت است فرمود که این خود نقش دل است که ازین غفلت خور
شد آن حاضر گفت باین من هم موافقم لیکن از بهر این بعضی میسالم که همه اعضا و آن
باشند که مخلوق شدند پس آن پس زبان در کار خود باشد هر چند مدار کار برین نیست
پس بر زبان را ندکلمه تا آنکه راد آن عزیزم گفت حضرت ارشاد فرمایند که بعد از آن
ما چه کنیم ظاهر فطن فرمود که از ساعت عمارت در مرقداً کنیسه مسجد صومعه های زیاده
می پرسد فرمود از این زمان امور از من مشورت نطلبید بعد از آن حال همه گفتن غنی خود مختار
آن عزیز گفت از سیرت علیّه و حبلیت بهیبه که تجربه و تفرید باشد آنگاه که ازین چیز با رغبت و
نیست ولیکن از اینصا بصا جزاوه والا میا نصا حیان غلام دوست محمد که الله تعالی
و رفاه الی ما راج الکمال میان منگری سله الله تعالی که برادر علّاتی میان غلام دوست محمد
می شوند با مرکیه پذیرد والا صوب باشد فرمود و اینها مرد و برادرند و خلاصه یعنی مادر
میان منگری مادر ایشان است یعنی ایکه یکم معاشرت دارند صا جزاوه والا مادر برادر
خرد را مادر خود پیدا رند و همچنین واقع شد صا جزاوه والا شفقت بحال برادر و خرد چنان
نمودند که بجلانها همچنین زید بهیجی معاشرت فرمودند که هادی مطابق حبیبش خاتم سلطان
سید عالم صلوات الله تعالی علیه و علی آله الطاهرین مقتضیان بآثار نبوی نبی بانی
سلطه الله تعالی بعد از آن آن عزیز مخلص صا و ق بجناب حضرت اعلی الله در جبهه فی العلیین باز

کتابخانه

اس کی محنت

六

گند

پہنچا ہی

5

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

1001

2015

مستطاب

وہابیہ

رسانیده

بعضی رسانند که در حق صاحبزاده والا چیزی فرمایند فرمودند استقامت نمایند و
 هرگز قصد تحصیل معاش بجانب مرا و اعمال نکنند همه خوب خواهد شد آنچه از پیوسته خود بن
 رسانیده بوی نموده ام بوی مشغول باشد انشاء الله تعالی نافع خواهد شد مرضی حق تعالی خواهد شد
 بلکه به یاران طالب حق تعالی بگویند که هر آنچه آنها را آویخته بچند جهد کوشند فیض الهی
 خواهد شد انشاء الله تعالی بعد از آن آن خلص صادق بعضی رسانند که وجه گدازان ندارند چگونگی
 استقامت نمایند فرمود که من گداز خانه نشسته چیزی مدد معاش نداشته بودم و رزاق مطلق
 رزق رساند بطوریکه از دیگران مواسات کرده شد این چند کلمات در میان آمد بعد از آن هیچ
 بجانب خود نشد و بعد ساعتی ماتی بحق شد قدس سره العزیز حق تعالی از برکات
 وی مامریان را بهره مند گردانند قدس سره الاصفی هدانا بقسطه الا انی فهم شنیده شد
 که بعضی از کارا را شاهد فرمود که از درد وی بسط رزق و وجه معاش شود حضرت قدس سره الا
 و در ترقیه قادری بود و حضرت بیعت بجانب قدس عشاق و اصلمان بحق مستغرق به باب احد
 مطلق سیاح بحر حقیقت و تیار راه طریقت قطب وقت یسیر سید عبدالصمد مد ظله العالی خدا نما
 نموده مزار مبارک وی و راجع آباد گجرات یزار و تیسرک به و تیسرک بجانب شاه شیخ اسلام هدایت الله
 خدا نما قادری بیعت کرده و اجازت گرفت ظاهر و خطه عربت فون ست و وی بجانب شیخ
 المشایخ الکبار عارف کامل فاده موجدان مصلان شاه حسین خدما قدس سره و برهان پویه
 مرقه مبارک از دیزار و تیسرک به وی شیخ اسلام قطب وقت شاه امان الله انانی رحمة الله تعالی و دو
 المشایخ الاسلام بشاه ابایم بکری می پیوند و وی شیخ اسلام شاه ابراهیم ملتانی و وی شیخ
 اسلام میلان سید بخش فرید بکری و وی شیخ اسلام شاه جلال و وی شیخ اسلام سید محمد
 و وی شیخ اسلام بهار الدین و وی شیخ اسلام ابوالباس و وی شیخ اسلام سید حسن

شیخ الاسلام

شاه هدایت الله

الاسلام

بشاه
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام
 الاسلام

شیخ الاسلام

قادرى و دوى شيخ الاسلام شيخ موسى قادرى و دوى شيخ الاسلام سيد على قادرى و دوى شيخ الاسلام
مير سيد احمد برادر سيد محمد بغدادى و دوى شيخ الاسلام سيد محمد بن ابى صالح قادرى و دوى
شيخ الاسلام مير سيد عبد الرزاق خلف صدق حضرت قطب الاقطاب شام عظم حضرت پير شنگير
سيد محى الدين عبد القادر جيلي و دوى شيخ الاسلام پير پير زكوار قطب الاقطاب شام عظم محبوب ربانى
حبيب بنى شيخ عبد القادر جيلي قدس سره و دوى شيخ الاسلام شيخ ابو سعيد مبارک مخدومى و دوى
شيخ الاسلام شيخ ابو الحسن على بنكارى و دوى شيخ الاسلام شيخ ابو الفرج طرسوسى و دوى شيخ
الاسلام شيخ عبد العزيز ميني و دوى شيخ الاسلام شيخ ابو بكر شلى و دوى شيخ الاسلام سيد طائفة جنيد
بغدادى و دوى شيخ الاسلام خال خود شيخ سرى سقطى و دوى شيخ الاسلام شيخ معروف كرخى
و دوى شيخ الاسلام شيخ داود طائى و دوى شيخ الاسلام شيخ حبيب عنتا و دوى شيخ الاسلام
مجتهدين و فقهاء و عرفا شيخ حسن بصرى قدس الله تعالى اسرارهم و بارك في اخلافهم و دوى
بامير المؤمنين سيد الاولياء صاحب سول الله ذوالعلا الطولى في المآثر و المناقب شعر
لا يدرك لوصف المطرى خصائصه و ان يك سائقانى كل ما وصفنا به اسد الله الغالب
منظر العجايب الغرائب على ابن ابى طالب كرم الله تعالى وجهه و الله درين قال و واضح
بالتاويل كان شكلا على يعلم ناله بوصيه عليه السلام و على آله و دوى سيد الانبياء المرسلين
خاتم النبوة رحمة للعالمين محمد مصطفى صلوات الله تعالى عليه و على آله و صحابه الكرام و باوتم
الهادى المطلق جل و علا و بطرق حضرت خواجہ معروف بامام المسلمين سيد الانبياء
العرفاء با الله تعالى و اسرارہ كما يحب و يرضى حضرت امام على موسى رضا رضى الله عنه
و دوى پير زكوار حضرت امام موسى كاظم رضى الله تعالى عنه و دوى پير زكوار
حضرت امام جعفر صادق رضى الله تعالى عنه و دوى پير زكوار حضرت امام محمد باقر

وہ

تاریخ

۱. حضرت علی بن ابی طالب
 ۲. حضرت فاطمه زهرا
 ۳. حضرت حسن مجتبی
 ۴. حضرت حسین
 ۵. حضرت علی بن ابی طالب
 ۶. حضرت فاطمه زهرا
 ۷. حضرت حسن مجتبی
 ۸. حضرت حسین
 ۹. حضرت علی بن ابی طالب
 ۱۰. حضرت فاطمه زهرا
 ۱۱. حضرت حسن مجتبی
 ۱۲. حضرت حسین
 ۱۳. حضرت علی بن ابی طالب
 ۱۴. حضرت فاطمه زهرا
 ۱۵. حضرت حسن مجتبی
 ۱۶. حضرت حسین
 ۱۷. حضرت علی بن ابی طالب
 ۱۸. حضرت فاطمه زهرا
 ۱۹. حضرت حسن مجتبی
 ۲۰. حضرت حسین
 ۲۱. حضرت علی بن ابی طالب
 ۲۲. حضرت فاطمه زهرا
 ۲۳. حضرت حسن مجتبی
 ۲۴. حضرت حسین
 ۲۵. حضرت علی بن ابی طالب
 ۲۶. حضرت فاطمه زهرا
 ۲۷. حضرت حسن مجتبی
 ۲۸. حضرت حسین
 ۲۹. حضرت علی بن ابی طالب
 ۳۰. حضرت فاطمه زهرا
 ۳۱. حضرت حسن مجتبی
 ۳۲. حضرت حسین
 ۳۳. حضرت علی بن ابی طالب
 ۳۴. حضرت فاطمه زهرا
 ۳۵. حضرت حسن مجتبی
 ۳۶. حضرت حسین
 ۳۷. حضرت علی بن ابی طالب
 ۳۸. حضرت فاطمه زهرا
 ۳۹. حضرت حسن مجتبی
 ۴۰. حضرت حسین
 ۴۱. حضرت علی بن ابی طالب
 ۴۲. حضرت فاطمه زهرا
 ۴۳. حضرت حسن مجتبی
 ۴۴. حضرت حسین
 ۴۵. حضرت علی بن ابی طالب
 ۴۶. حضرت فاطمه زهرا
 ۴۷. حضرت حسن مجتبی
 ۴۸. حضرت حسین
 ۴۹. حضرت علی بن ابی طالب
 ۵۰. حضرت فاطمه زهرا
 ۵۱. حضرت حسن مجتبی
 ۵۲. حضرت حسین
 ۵۳. حضرت علی بن ابی طالب
 ۵۴. حضرت فاطمه زهرا
 ۵۵. حضرت حسن مجتبی
 ۵۶. حضرت حسین
 ۵۷. حضرت علی بن ابی طالب
 ۵۸. حضرت فاطمه زهرا
 ۵۹. حضرت حسن مجتبی
 ۶۰. حضرت حسین
 ۶۱. حضرت علی بن ابی طالب
 ۶۲. حضرت فاطمه زهرا
 ۶۳. حضرت حسن مجتبی
 ۶۴. حضرت حسین
 ۶۵. حضرت علی بن ابی طالب
 ۶۶. حضرت فاطمه زهرا
 ۶۷. حضرت حسن مجتبی
 ۶۸. حضرت حسین
 ۶۹. حضرت علی بن ابی طالب
 ۷۰. حضرت فاطمه زهرا
 ۷۱. حضرت حسن مجتبی
 ۷۲. حضرت حسین
 ۷۳. حضرت علی بن ابی طالب
 ۷۴. حضرت فاطمه زهرا
 ۷۵. حضرت حسن مجتبی
 ۷۶. حضرت حسین
 ۷۷. حضرت علی بن ابی طالب
 ۷۸. حضرت فاطمه زهرا
 ۷۹. حضرت حسن مجتبی
 ۸۰. حضرت حسین
 ۸۱. حضرت علی بن ابی طالب
 ۸۲. حضرت فاطمه زهرا
 ۸۳. حضرت حسن مجتبی
 ۸۴. حضرت حسین
 ۸۵. حضرت علی بن ابی طالب
 ۸۶. حضرت فاطمه زهرا
 ۸۷. حضرت حسن مجتبی
 ۸۸. حضرت حسین
 ۸۹. حضرت علی بن ابی طالب
 ۹۰. حضرت فاطمه زهرا
 ۹۱. حضرت حسن مجتبی
 ۹۲. حضرت حسین
 ۹۳. حضرت علی بن ابی طالب
 ۹۴. حضرت فاطمه زهرا
 ۹۵. حضرت حسن مجتبی
 ۹۶. حضرت حسین
 ۹۷. حضرت علی بن ابی طالب
 ۹۸. حضرت فاطمه زهرا
 ۹۹. حضرت حسن مجتبی
 ۱۰۰. حضرت حسین

رضی الله تعالی عنه ووصی به پدر بزرگوار حضرت امام زین العابدین رضی الله تعالی عنه
 ووصی به پدر بزرگوار سید شهید اقره عین سید النساء فاطمه زهرا ابن امیر المومنین سید الانبیاء
 والمرسلین حضرت امام حسین رضی الله تعالی عنه ووصی به پدر بزرگوار حضرت امیر المومنین
 صاحب رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی آله وصحابه وسلم وبطریق روحانیت که در ا
 طریق اویسیه میگنید اجازت از جانب خواجۀ بزرگ حضرت خواجۀ معین الدین چشتی
 رضی الله تعالی عنه چنانچه در قصبه موهان به قریبی نزول فرمود و مردم آنجا عقیدت
 بسیار دارند و اکثری از سادات و غیره عقد بیعت دارند شخصی تنی مبايعت نمود
 و بعضی رساند قبول فرمود و آن مرید صادق گفت من گرویدگی بچنان پادشاه چشت
 دارم هر چند همه خانواده با حق اند و بزرگند لیکن عقیدت باین خانواده گرفته پس آنحضرت
 فی الجمله سکوت فرموده گفتند که بحضرت خواجۀ بزرگ ملاقات منوی شد اجازت فرمود
 پس آن شخص مرید در طریق چشت شد و شجره که دایم شاخ کرام نبوشت و دیگر آن بزرگست
 نویسانده باین طریق که آتی بحرم راز و نیاز یک فقیر عبد الرزاق بود و الهی بحرم
 راز و نیاز یک خواجۀ بزرگ شیخ اسلام خواجۀ معین الدین چشتی رضی الله تعالی عنه بود و در آن
 آخره و به همین اعتبار اگر طریق چشتی شمارند و در خواجۀ بود که در قصبه موهان نزول فرموده
 بود مردم اراده بیعت آوردند حضرت قدس سره در خطره آوردند که این قصبه ولایت
 شیخ احمد عبدالحق است رضی الله تعالی و مزار مبارک در آن قصبه است یزید و تیرک به
 فی الحال نقای معنوی بروح مبارک شان شد آثار اجازت و رضا الایح شدن گرفت
 و صل دویم حضرت قدس سره العزیز در ایام طفولیت بقصبه موهان متوجه شدند ظاهر
 تحصیل علم همراه یک خادم معاون ظاهر پدر بزرگوار همراه کرده بود در آشنائی راه ماندگی

و بطریق روحانیت

السلام ویزد

تعالی عنه

و صل و صل

گرفت در جانی نشست و خادم گفت که درین نواحی و بی سست که بعضی اقارب من اینجا
 می باشند شما در اینجا باشند من بآن ده میروم از اقا رنج و ملاقات نمودن چیزی برای
 خورش می آورم و رفت چندی توقف شد چون ایام خرد سالی بود از تنهایی در راه غریب
 غمگین شدن گرفت درین اثنا درویشی حسن البیته و بی البیته نامش عنایت الله بود و پیر
 شد گفت سبب گریستن چیست از سبب آنچه طاری بود گفت درویش فرمود مقصد کجا
 گفت ردولی گفت باما بیا خواهم رساند بر فاقش قصد مقصد نمود آن درویش فرمود که
 در دست کتاب چیست گفت یوسف زلیخا یعنی نظم ملا عبد الرحمن جامی رحمه الله علیه در قصه
 حضرت یوسف علیه السلام و علی بنیدنا و آله و زلیخا و همما الله تعالی گفت ترا چه کار از نیکو
 بچه حال بود و زلیخا چه حال داشت القصه در نواحی ردولی رسیدند و سایه درختی نزد
 آوردند چون وقت مغرب رسید نماز گذارد و تا عشا مشغول برت خود شد حضرت شیخ
 میفرماید چنان متوجه بجناب و ودعی بود که از خود غائب شد محض فریضی ماند و دیگر
 یاد دارم که فرمود که مطابق قامت مبارک می بود و عزیزی دیگر از یاران حضرت قدس
 العزیزی گفت که شنید که با آسمان ملاصق بود حالت بر حضرت قدس سره العزیز متغیر شد
 و ترس و خوف لاحق شدن گرفت پس برخاست بقاصله چند قدم از اینجا نشست
 بعد از آن نور کم شدن گرفت تا اینکه صورت شخصیه جسمیه پیدا شد پس حضرت قدس
 العزیز نزد یک می آمد و درویش آب طلبید در آن نواحی حوضی بود از آنجا آورد و چیر
 در آن حل نمود خورد و بهیقه را بر حضرت عطا نمود و مجرد نور و بی حال متغیر شد از این حالت
 دل سرگشت پیش گفت ما را همراه خود گیر گفت تو خرد سالی ای بین تو در بخشش غمگین
 چه طوری همراه بزم پس از آن مردم که در آن نواحی بود طعام آوردند و حضرت اجازت خود

در این نواحی و بی سست که بعضی اقارب من اینجا
 می باشند شما در اینجا باشند من بآن ده میروم از اقا رنج و ملاقات نمودن چیزی برای
 خورش می آورم و رفت چندی توقف شد چون ایام خرد سالی بود از تنهایی در راه غریب
 غمگین شدن گرفت درین اثنا درویشی حسن البیته و بی البیته نامش عنایت الله بود و پیر
 شد گفت سبب گریستن چیست از سبب آنچه طاری بود گفت درویش فرمود مقصد کجا
 گفت ردولی گفت باما بیا خواهم رساند بر فاقش قصد مقصد نمود آن درویش فرمود که
 در دست کتاب چیست گفت یوسف زلیخا یعنی نظم ملا عبد الرحمن جامی رحمه الله علیه در قصه
 حضرت یوسف علیه السلام و علی بنیدنا و آله و زلیخا و همما الله تعالی گفت ترا چه کار از نیکو
 بچه حال بود و زلیخا چه حال داشت القصه در نواحی ردولی رسیدند و سایه درختی نزد
 آوردند چون وقت مغرب رسید نماز گذارد و تا عشا مشغول برت خود شد حضرت شیخ
 میفرماید چنان متوجه بجناب و ودعی بود که از خود غائب شد محض فریضی ماند و دیگر
 یاد دارم که فرمود که مطابق قامت مبارک می بود و عزیزی دیگر از یاران حضرت قدس
 العزیزی گفت که شنید که با آسمان ملاصق بود حالت بر حضرت قدس سره العزیز متغیر شد
 و ترس و خوف لاحق شدن گرفت پس برخاست بقاصله چند قدم از اینجا نشست
 بعد از آن نور کم شدن گرفت تا اینکه صورت شخصیه جسمیه پیدا شد پس حضرت قدس
 العزیز نزد یک می آمد و درویش آب طلبید در آن نواحی حوضی بود از آنجا آورد و چیر
 در آن حل نمود خورد و بهیقه را بر حضرت عطا نمود و مجرد نور و بی حال متغیر شد از این حالت
 دل سرگشت پیش گفت ما را همراه خود گیر گفت تو خرد سالی ای بین تو در بخشش غمگین
 چه طوری همراه بزم پس از آن مردم که در آن نواحی بود طعام آوردند و حضرت اجازت خود

نمود حضرت فرمود شما هم بخورید گفت اگر بپر کردن رودهایم خواستم چنانزول بیرون شهر
 می کردم و نخوردایم البته سر ما بود پوششش خود بخورست داد و حضرت پوشید و خیسید
 چون بآخر شب بیدار شدند در پیش است و نه پوشش پوشش خود را گرفته راهی شد
 بنده از حضرت قدس سره العزیز پرسیدم که حالا آن درویش کجاست فرمود و السلام بعد
 لحه گفت که در خطه عرب فوت کرد علیه الرحمة چون روز بیدار شد آن رفیق که از راه جدا
 شده بود آمد همراه وی شد مراجعت بخانه نمود چندی گذشت چمن ایام تکلیف رسید
 از عوائق زمان از اشتغال کتاب ماند و چون وجه اسباب و اش در ضیق بود قصد
 نوکری کرده جای نوکری می کرد و از علوفه بجا جت ضروری خود و حاج من علیه فیما
 می فراخت و سخا بسیار داشت هر چه در وجه علوفه می یافت از برخی از آن بخواج می برد
 و از برخی از آن بفقرامو اسات میگرد و بلکه از بیشتر اسات میگرد همچنین میگرد و شیعیان
 بارش داشت برگزینی ترسید مائل وی کیاب بود در نواحی دکن پیش عالی از حمان بادشاهی
 نوکر بود روزی پیش وی بادگیر نوکران از سپاه نشسته بود یکی از اهل قلم دی گفت که نقیض
 سپاه نشسته کسی نیست که از فلان تهر در برابر شخصی که تهر داشت گفت که من میر
 دومی را می آورم و برخاست و گفت سید عبدالرزاق رفیق میشوی گفت میشوم هر دو
 برخاستند و پیش آن تهر نشستند و گلوش گرفتند و سلامی که داشت از پیش وی گرفته در
 گلوش مصق ساختند آن تهر و مضطرب شد سپاه وی کرد اگر میگردیدند لیکن جرأت نداشت
 یا قند و آن زمیندار تهر و گفت شما باد و رشوید ما را می کشند پس آن مدن شما را لا ینفع است پس
 تا فائده ز در اقلیل و او اهل قلم آن عالی مدند در آنچه نشان خواطر آنها بود کردند پس
 ایشان فرمودند ما لا هیچ وجه شبهه در رسیدن نیست بکنایه بگذاشتند و از وی رفتند

بخت
 بخت
 بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

بخت

و گفتند که مایان میریم در سپاه شما هر کسی داعیه شجاعت داشته باشد هر چند بایان وقت
 نیستیم و حضرت می فرمود که هرگز در آنوقت بیم و ترس بودی نبود کسی قوت و قدرت
 نیافت و همچنین حوادث بسیارست و تواضع بسیار داشت و فقر از هر قسم در دایره
 خانقاه نزول میکرد و از ضروریات از طعام و غیره مرفه می شدند و چند روز اقامت
 می کردند و زاول بود هر روز همان بودند ازین سبب مقروض بسیار شد اگر فقر
 بست و بخواه و یا زیاده می آمدند غله میدادند با اسباب غنای هر قدر که می طلبیدند
 می یافتند اکثری از آنها قوم ملائمه هستند که مرکب خلاف شرع سخنها و لاطال می گفتند
 هرگز چیزی نمی گفت و پاداش نمی داد بوقت مناسب فنی و لین نصیحت میکرد بعضی
 از آنها در آنوقت تنگ میشدند و در عالم توکری در بده احمد آباد جرات بود شخصی گفت
 که در اینجا درویشی است که مردم در حق حسن ظن دارند و خدا نافرمانی میکنند و بی رعایت
 بوسیله گفتیم گفت بسیار خوب لقد تمتعنا ذوقنا پیش پیش حضرت قطب قدس عرفا
 حضرت سید عبدالصمد علیه الرحمة رسیدند و درخواست بیعت نمود و قبول فرمود و آن
 از کار ارشاد فرمود در جرات چند ماه ظاهر از چارزاده بنا شد اقامت داشتند
 و چند ساعت در شب یار و روز از سعادت نقای نجسته شیخ بزرگوار خود بهره مند میشدند
 بعد از آن بمقام میرفت و در آخر شب بذكر مشغول می بود و در روز از خلق کنار
 میگرفت شش بجناب حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمة بعرض رساند که سید
 عبدالرزاق را بخلوت عیال مرفان فرمود چله دی بر پشت اسب است چون میر صاحب
 قدس سره العزیز واقف سرفقه بود و زبان مبارک انامیشی قوی است بنبات آبی
 بر پشت اسب دکار شد که با ولیای کل در خلوت میشود و از جناب حضرت میر صاحب

که داعیه
 ط باشد
 که مایان

بسیار

بسیار
 می شد

و بوقت

حق دی

بسیار

قطر

و آنجا از

فرمودند

چهار

بمقام خود

بسیار
 بود و در وقت
 است

شاید

قدس سره العزیز اجازت سیر جانی شد پس از احمد آباد متوجه شوی گریخت چه در نوکری
 و خدمت فقرا گذرانید بعد از آن از روحانیت حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمۃ اجازت
 اقامت در وطن ترک نوکری دریافت بوطن آمد و اقامت گرفت و از اخلاق ضعیف
 شرعی بیدار بودن در شب مگر قلیل و میگفت مردم را مقدار پاس شب یعنی ربع کفایت
 دارد و خودش از پاس شب کمتر می خسپید مگر اینکه عارضی پیدا آمد و ایران را موکد به
 بیداری می شد و از طلبه حق کسی که بسیاری خسپید رهنی نمی شد و موکد می ساخت
 که بشب چیزی نخورند و در روز اندک تا احیائے لیل و ذکر که سوره نچلو معده می گیرد نیک
 صورت یابد و خودش سیر نمی خورد و هر وقتیکه می خورد گرسنگی باقی داشت اگر آنقدر باز
 خورد جاییش بود بلکه اگر زیاده از آن خورد جاییش هم داشت و در رمضان مبارک
 روزه تا کید می فرمود و در تغلیل طعام در وقت افطار مبالغه داشت و منع از طعام
 در شب نهاده بود که تغلیل طعام بعد از افطار چنانچه بایمیکردند و از اخلاق مرضیه آن
 بود که اگر فقره که ظاهر سیاهی آنها عشق الهی است همان می شد طعام ما بین یومین می
 مینامد و غلیظ الطبع می کرد مبالغه در خوردن نمی کرد و می گفت هرگاه در ویش است و
 سیاهی وی سیاهی طالب حق است تعالی بسیار خورد و پر ساختن شکم در حق می نه برکت
 و کم خوردن ترایق مجرب که مبالغه کرده که فلان چیز بخورد یک لقمه دیگر و سیر تا یک هفته بنده
 بسیر خوردن مشغول باشد پس بوی ضرر عظیم پیدا آید و اگر از انبای دنیا همان عیش و شغف
 می فرمود و تا کیدات در خوردن و مبالغه نمود شاید که در مجلس بیگانه شرمش گیرد و گرسنه مانده
 و خوف ضرر در حق وی نیست چه تمام شب می می خسپد اگر نمی خسپد بجز با مشغول میباشد
 که محمود نیست و از اخلاق مرضیه آن بود که شغف بر سلطان بسیار می کرد و بظلمت از

نسبی

اخلاق

را کید

باید

اخلاق

در مبالغه

خوردن

بجز در هفته

بباید

اخلاق

اخلاق مرضیه آن بود که سپارش اهل خصومت پیش قضات و غیره نیکو و بلکه سپارش
امور دنیائی و دینی نیکو و چنانچه بعضی قاری ای آمدند درخواست سپارش بقاضی که آن مردی
بود میداشت و جرأت نمی یافت که بعضی سانداز یاران خواست که بعضی ساندۀ خطی حاصل
نمایند درین اثنا بودیم که از اندرون آمد و بی تقریب گفت که من سپارش بقاضی نیکم هرچند
که جگر گوشه من باشد بعضی از سزاوارتین نبودند متعجب بودند بقدر ساعتی معلوم شد که فلان
شخص درخواست داشت و در ابتدا حاضر و از اخلاق مرضیه آن بود که هرچند نوکری
می کرد اگر خلل فی الجمله در اشتغال با اشتغال خود می یافت نوکری گذاشته جائی دیگر میرفت
و از همه کس احوال خود را پوشیده و کسی که پیش وی نوکری بود مطلع میشد بر مالش
نوکری می گذاشت و علقه خود می گرفت و هر چند بتوضع در پیش می آمد قبول نمی نمود
این را و اوقات است از آنجمله طبعیت که پیش سید محمد یوسف که از خلفای شیخ غلام محبتی
که مشهور بشاه مجاست نوکر بود روزی در مجلس می بقام خود نشسته بود در دیشته آمدی
نگرست و از راه تعجب گفت که بی بی با بر طعمه فرد و آمدی شاه یوسف متوجه شد
پس از آن خلوت خواست و طلبید و از احوال پرسید اخفا نمود و بعد از آن برخاست و
نوکری گذاشت شاه یوسف بمالغۀ نمودند فرمود مقام نوکری مانند شما بتوضع در پیش
می آید که بنوکران نمی کنند و از اخلاق مرضیه آن بود که در خانه شب بی باری بود و در
روز صبح که فضا و تندرست باشد و یار سایه درخت که مطبوع باشد و یا کنار جوی و
یا حوضی دور از عمارت و مردم میرفت و در آنجا از صبح تا ظهیر بود و حوض ساخته نماز میگذاشت
و انوار آبی چنان تابیدن گرفت که بیانش در قید قلم نمی گنجید و آن اتصال مرضیه آن
بود که بیرون سفر را دوست میداشت چنانچه از خانه مبارک ببلده که از ده فرسنگ

دو باری آمد و گاهی سه بار و از درویشان همه کس ملاقات می کرد و اگر کلمه نیک و لطیف می شنید خوشها میکرد و مسرت تمام لایح میث چنانچه در سیر بر آه آب و راهی از قوم هند و هند ملاقات کرد و وی مسافر بجا کم بقا بود و طالب خاص خود گفت که چیزی من میدانم و از تو دانه همه یاران پنهان کردم حالا بتومی نمایم اشارت با کسی می نمود که از وی بعضی جساد زنده میشود آن طالب گفت که من که تو سل بتو گرفته من بهرین چنین مردنی بگویم بهر اسم اعظم آنکه جل و علا این همت می بار بار زبان می آورد سر و بر چنین بودید اینک کلمه لطیف از هر کرمی شنیدی متغیری شد چنانچه شخصی روایت نمود که شیخ محمدی رحمه الله تعالی بشاه مرتضی شوپشی که شیخ قوم ملائمه است ملاقات کرد شاه مرتضی بگو پیاله پر از مسکه شراب بود و او شیخ محمدی ابانود شاه مرتضی گفت مصرع بر زبان نمرته بدل ذکر خدا و شیخ محمدی گفت مصرع بر زبان عطرته بدل ذکر خدا این حکایت را شیخ بر زبان می آورد و حسن بدیهه جواب شیخ را تحسین می نمود و اینچنین اوقات را واقعا بسیار است از احاطه خامه بیرون است و از تزییر بسیار ناخوشی داشت کسی روایت نمود که پیش شیخ پیر محمد سلونی تقریب سرود بود و اشعار هندی انشادی کرد و صفویان بوجه آمدند شیخ محمدی رحمه الله رسید بعد از آنکه صفویان نشستند شیخ چند آیهت بالحن خواند کسی بوجه ایستاد شیخ گفت عجب است از سماع قرآن بر کسی حال متغیر نشد و از اشعار هندی که مضمونش باین مضمون بعدی تمام دارد و بتغیر شدند باین بسیار راضی شد و از عنایت الهی بتوجه پیران بزرگواران چنان حقانی بروی لایح شد که از طوق بیان بیرون است و فنا و بقا باشد گویا جبلت داشت و مرتبه حجج ابجج و حجج تفرقه چنانچه بصحا به کمال بود و طبیعت گشته بود و از آثار وی در همه اوقات سماع

المسألة

سود

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

72

10/1/20

0.3

١٠٠

44

۱۰۰

16

مجلس

الحمد لله

100

10

0

1

19

2017

۱۰۰

10

١٠

۱۰

120
عبدالله

لہ وقت
نہ ہوتی

شعبہ پریس

طه ان
مدرست

22

که در لسان این قوم آواز یافت می گویند بود و خواه متوجه شود یا نشود ازین راه حصه
 این متعذر است و در هر ساعت همین بود که یارای احاطه چون متوجه باین مهمات
 نمی شد محض نظر به جنوب داشت هم یاد نمی داشت بنده از آن که ذهن تذکر نماید
 در تحریری آرد پس بشنوا از آنجمله نیست که روزی بنده در گاه و یاران دگر در مجلس
 حاضر بودیم که فرمود در زمان پیشین پیر دستگیر میر سید عبدالصمد علیه الرحمة را دیدم که
 می فرمایند که امروز دو شنبه باشد از سخن حیات دنیا خلاصی یافتیم و بقای حبیب
 پیوسته و بعضی یاران از جرات آمدند نشان دادند که بر دو شنبه و جمال بود گفت
 من متحیرم که در کشف خطا رفته باشد و این محض در دنیا پندیده گفتم محال است اولیا تقصیر است
 فرمود آری محال است اولیا تاویل پذیر است چنانچه ابراهیم خلیل علیه السلام از خدا تعالی علیه
 و علی نبینا و آله الطاهرين را بود چون این مجلس بود بنده گفتم که خلیل علیه السلام و علی
 نبینا و آله چه طور لاحق شده بود بعضی یاران گفتند که آن قصه را میدانی سوال را
 بهر حسیت گفتم بهر اینکه زبان مبارک بود افرایند در بصورت مصدق معامله و
 مکاشفه دیگران میشود فرمود همین که دُنبه را بصورت این بی گفت که خبر میدهم که در
 فصوص فتوحات مذکور است و پرسید این کدام کتاب است گفتم این هر دو کتاب از
 شیخ ابن عربی قدس سره الشریف است بدانکه حضرت ابراهیم در خواب دید که پسر خود را
 که اسماعیل باشد فوج می کند و بعضی گویند که اسمعیل است علیه السلام و پسر این فوج اب
 و انمو پس گفت اسمع والطاعة فافعل ما تؤمر متجدد فی انشاء الله من الصابرين چنانچه
 مشهور است و در قرآن مجید صرح است و بیج پسر متوجه شد و چون خواست که کار در مجلس
 رساند پسر مقوم دُنبه رساند و کار تمام کرد و علمای روایت را اقرار است و علم تفسیر و حدیث

روز
 پنجشنبه
 سه آبان

بنا که حضرت ابراهیم
 علیه السلام

و کار
 و علمای

کردن شریف در دل قرآن آهسته میخواند کسی نمیدانست حضرت قدس سره العزیز
 فرمود خبر میدادند که آن توبیخ آنحضرت مجلس میفرمودند حاصل از شان نزولش بود
 که حضرت فرمود که آن شریف قرآن مجید بوجه نیک خوانده باشد و از آنجمله نیست
 که بنده درگاه از آزار قرصه مثانه مبتلا بود هر چند این علت از زمان پیشین بود لیکن
 در آن هنگام استیلا گرفته که نخیش مجدی بود که نطق عبارت و میدان تحریر از سیاه
 تنگ است آثار ترجمه را آنحضرت قدس سره العزیز لایح شدن گرفت پس گفت خبر میداد
 که بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَلِمَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَأَنْتَ
 أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ خوانده بر سر دکت و دست دراز کرده چنانچه در حالت عادی
 بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ كَلِمَةً لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بَعْدَ أَنْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ و مدور و مالدار از ذقن تا پیشانی و از آنجا مالیده بر سینه
 و زانو و ساق تا هر دو پا دست راست بر ساق راست و دست چپ بر ساق چپ کشد
 و زانو نشسته بجانب قبله با وضو و یا تیمم انشاء الله تعالی صحت خواهد شد ظاهر هم فرمود
 دیگر امراض جسمانی را دفع است بلکه و روش امراض نفسانی را هم و بنده درگاه
 عقب هر نماز فرض از فرائض پنجگانه بعد فراغ سنت وی چهل یک ول درود
 و آخر آنچنان کرده بعنایت الهی از ان شدت غیر متوقع الحفنة خلاص یافته قرین لایح
 قایم شده الحمد لله علی ذلک و از آنجمله نیست که در ماه رمضان مبارک که در
 ایام گرم بود در هنگام برسات که گرمی در آن هنگام در ملک هندوستان زیاده از حد
 میشود مردمی از جانی آمده که چند شبانه روز راه داشت روزه دار آمد و حضرت
 صاحب قدس سره العزیز لایح همت وی بودند بنده را بخوبی از تحریر یاد شد چه شیخ

در آن هنگام استیلا گرفته که نخیش مجدی بود که نطق عبارت و میدان تحریر از سیاه تنگ است آثار ترجمه را آنحضرت قدس سره العزیز لایح شدن گرفت پس گفت خبر میداد

که بنده درگاه از آزار قرصه مثانه مبتلا بود هر چند این علت از زمان پیشین بود لیکن در آن هنگام استیلا گرفته که نخیش مجدی بود که نطق عبارت و میدان تحریر از سیاه تنگ است آثار ترجمه را آنحضرت قدس سره العزیز لایح شدن گرفت پس گفت خبر میداد

و زانو نشسته بجانب قبله با وضو و یا تیمم انشاء الله تعالی صحت خواهد شد ظاهر هم فرمود دیگر امراض جسمانی را دفع است بلکه و روش امراض نفسانی را هم و بنده درگاه عقب هر نماز فرض از فرائض پنجگانه بعد فراغ سنت وی چهل یک ول درود و آخر آنچنان کرده بعنایت الهی از ان شدت غیر متوقع الحفنة خلاص یافته قرین لایح قایم شده الحمد لله علی ذلک و از آنجمله نیست که در ماه رمضان مبارک که در

ایام گرم بود در هنگام برسات که گرمی در آن هنگام در ملک هندوستان زیاده از حد میشود مردمی از جانی آمده که چند شبانه روز راه داشت روزه دار آمد و حضرت صاحب قدس سره العزیز لایح همت وی بودند بنده را بخوبی از تحریر یاد شد چه شیخ

ابن عربی قدس سره در فتوحات میفرماید که مسافر را روزه بمنفع است بلکه واجبست
 که افطار نماید و حضرت شیخ قدس سره العزیز میفرمود وی نماید بعرض رساندم که آیا
 روزه بهترست مسافر را فرمود خبر میدهد که افعال ناشتیعه نیست و گفت معنی این چیست
 گفتم آنچه مقصود حضرت است اینست که آواز حسن است ولیکن ترجمه مطابق الفاظ است
 که شتیعه است تر و در راه یافت گفت که عجب چه است فی الفور گفت که خبرت دهم که روزه
 قبیحه نیست باز گفت خبر میدهد که روزه بهترین چیز است بدانکه حضرت شیخ چون امتی
 بود بیشتر آیات و احادیث و زبان عربی دیگری شنید و توانست به کلمه وی چنانچه
 هست و پیوسته می گفت چه کنم زبان یاری نمیدهد و در نه بخت فصیح می شنوم و چون
 متعارف بعض مردم در شتیعه ناشتیعه است شنید شتیعه هست لغات زبان داشت
 ازین راه در تعبیر همچنان آواز دهنده چون باین مستفید شد جزم نمود که اقتضای شیخ
 ابن عربی قدس سره الاصفی ظاهر بقوت علم و نظر بوده باشد چه در اکثر جبار در فتوحات
 میفرماید ما وجدنا بطریق صحیح و لا بکشف و وجدنا و انما انجله انیست که شخصه از طلب
 علم ظاهر در حضرت بانسه آمد و از لقای نجسته بهره مند شد و یک روز زمانه توفیق
 خواست حضرت شیخ قدس سره العزیز فرمود امر و زمانه بعرض رساندم و روزه در پیش
 آمده که رخصت ماندن نمیدهد حضرت شیخ قدس سره فرمود که ان کنتم حبا فاطموا
 چه معنی دارد شما طالب علمید بگوئید در دل وی ندامت روا آوردن گرفت و گفت
 معنیش معلوم کردم و رفت تبتی اسباب غسل نمود و ظاهر از خواست آمدن وی همین بود
 که بدون غسل نزد و از انجله انیست که در قصبه دیوی ملا شیخ پدری کسب فارسی بلام
 از علم ظاهری بهره داشته و در دع و زهد پرداخته و می بسیار بزرگ خفته و دیوی

فی کتابه

روزه حسن

در بیان

نشد که ناشتیعه

بشنیدن

و از انجله

ظاهر

و از انجله

راه یافت پیش حضرت قدس سره الاصفی آمد و گفت شما ترجمان حق هستید بفرمایید که
 عاقبت من چه طور خواهد بود و از مرده بخیریت خاتمه بهره مند گردانید حضرت قدس سره
 الاصفی فرمود این در اختیار من نیست شما عالمید همه خبردارید از راه تواضع فرمود بعد
 از آن گفت خبر میدهم که لا تموتون الا و انتم مسلمون ملا شیخ بدلی شاد شده
 بزودی برخواست و رفت باین ترس که از زبان مبارک چیزی دیگر بر نیاید و آنرا بگوید
 اینست که در تیمم از بعض حاضرین پرسید که تیمم تا بند دست کفایت دارد یا نه چون
 درین نواحی مردم حنفی المذهب هستند چنانچه حضرت قدس سره الاصفی هم در اعمال
 حنفی بود گفتند که کفایت ندارد فرمود مرا معلوم میشود که کفایت دارد و یا گفت که خبر میدهم
 که کفایت دارد بعض طلبه علم چون عقیدت کلی بحجاب عالی اندیشه تکلم کردند که بچه طور کفایت
 کتب فقهیه بخلاف وی ناطق است بدانکه اختلاف است فقهارا که در تیمم استیفاء راع
 است یا نه بند دست کفایت دارد حضرت امام اعظم و صاحبیه رحمهم الله بر اول است
 و امام شافعی بقول قدیم و جماعه بر ثانی و اکثر احادیث صحیح مؤید قول امام شافعی
 و غیره است و ظاهر ا فتوی حضرت شیخ ابن عربی قدس سره الاصفی همین است
 و شیخ حضرت شیخ چنانچه سری سقطی و حضرت غوث اعظم که عامل بذهب امام شافعی
 و یا احمد بن حنبل بر همین است پیش تکلم بچه طور دست و مع هذا امام مالک رحمه الله تعالی
 مرفوع از روایت می کند که اختلفت امة فی قبل حتمال دارد که حضرت قدس سره
 الاصفی که انهم کفایت تا بند دست شده باین رحمت مبشر شده بوده با غوث اول و کعبه
 والله اعلم و از انجمله اینست که روزی باران از حد زیاده بارید گرفت چنانچه
 مردم کمند در عمر خود با نشان بچنین بارش نمی دهند و حضرت شیخ قدس سره الاصفی

نایب

نایب

حضرت قدس سره
 کفایت دارد

اختلاف فقهاء

علامه
 علامه
 علامه

از جمله

در اندرون خانه بود شب ز نصف گذشته و آب در تمام ساحت خانه پر شده یکایک شسته
 که در قول گفت که قوت قیام ندارم چه در آن روزها که بعد از یکت و سال وی ازین
 عالم ارتحال گرفت و اعضای سافله قوت نداشت چنانچه از خود برنیجاست باز شنید
 که وی فرمود که چون بگردد دوم شنیدم در خود یافته ام که کسی میکشد رخصت مانند بود و شنید
 پس آواز با و از بلند بکرات بمردم رساند که یا فلان و یا فلان مردم بیدار شدند بیدار بیدار بیدار
 و دیدند و حضرت قدس سره العزیز را گرفتند و بیرون خانه کردند خانه افتاد پیرین شدن
 همان او فتادین خانه و از آنجمله امیست که در محفل شریف مردم نشسته بودند که فرمود
 خبر مید که یا ایها المؤمنین فمرو معنا ش حدیث گفته شد که ای پیغمبر خدا
 صلی الله علیه و علی آله ایستاده باش در شب در نماز یعنی نماز تهجد گفت خبر مید که این
 حکم همه کس است مختص به پیغمبر خدا صلی الله علیه و علی آله و سلم نیست بچنین استجاب نماز تهجد
 بهامت بیشتر الهاماتیکه حضرت شیخ قدس سره الاصفی روئی نمود اکثری از وی از
 الفاظ حدیث و قرآن بود بعض مردم بر مضمون آیات و احادیث مطابق شان قول
 فرمودی آرند این نیاید هرگز بلکه این الهام بحضرت شیخ قدس سره الاصفی است آیات
 و احادیث وحی نبوی است صلی الله علیه و علی آله و سلم پس مراد از وی مطابق حال
 نبوی است و مراد از الهامات مطابق حال حضرت شیخ قدس سره الاصفی باشد هر چند در
 اتحاد پس مقصود از الهام یا ایها المؤمنین حضرت شیخ قدس سره الاصفی را غایت
 بر ایجابی شب باشد بگردد آنکه محل و علائق او بقیام نماز باشد خواه پنج و دیگر و رعایت
 که فرموده که خبر مید که همه است و احتمال دارد که تحریرین بر قیام تهجد باشد و این هم
 بهمه تعلیق دارد و از آنجمله امیست که شخصی بپاوس مشرف شد بوقت پنج و پنج فرمود که

گفته بود
 می شنید
 که شنید
 مانند شنید
 الاصفی
 خانه افتاد
 و از آنجمله
 شنید
 آمد و سلم
 شنید
 الهاماتیکه حضرت
 الهام
 بهامت
 بهامت
 در نماز باشد
 و از آنجمله

خبر میدهد که اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ وی متفکر شد بعض یاران که واقف
 طوری بودند گفتند محل تفکر نیست شاید مراد آن باشد که بخدا خل و علّا راجع باشد
 بذكر و فکر قلبی نه فکر نظری که ارباب استدلال دارند و از آنجمله انیست که در ابتدا
 حال در بیرون شهر بود ظاهر او را حی و پیور شنید گیسو لله ما فی السموات و ما
 فی الارض چپ و راست نظر نمود کسی را نیافت بعد عینی باز شنید که این الهام است
 آواز مردم نیست و از آنجمله انیست که بهر طعام نشسته همین که طعام پیشش آمد
 شنید که حضاجر مشغول فرمود تا بنوز دست بر طعام ننهد ام این امری شود بعد از آن
 قدری خور و چنانکه عادت داشت در تقلیل طعام و یا کم ازان و آیین واقعه بتکرار
 در مجاس واقع شده و از آنجمله انیست که فرمود خبر میدهد رَبَّنَا اَجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ
 بکسریم بعض گفت که در قرآن مجید بفتح میم است بنده گفت که این وارده از الهام است
 چه لازم است که مطابق بلفظ قرآن مجید همه جهات باشد و مع هذا بعض قراءات
 همچنین است و احتمال دارد که چون به عبارت عربیه چندان متعارف نیست ازین
 راه تفاوت کسوف رخ پوده باشد و از آنجمله انیست که فرمود که وَاذْكُرْ رَبَّكَ حَتّٰی
 یَاْمُرَ بِالْیَقِیْنِ بعض از فقهای حضار مجلس که از یاران جناب عالی نبودند که این
 خود در قرآن نیست و نه قراءت است فرمود بنه باشد انچنین شنیدم و دانستی که الهامات
 بروی مطابق الفاظ قرآن مجید لازم نیست و مقصود ازین الهام این است که طالب
 حق را لازم باشد که بذکر مشغول باشد تا مراتب یقین باور و نماید و این پر ظاهر است
 و همچنین الهام سابق ارشاد بطلب حق است که رود با از طعام پُر ندارد چنانچه امر است
 و اقوال اولیا ناطق بوی است بلکه جمع علیه همه است و اندرون از طعام خالی و از

نسخه
 و از آنجمله

و از آنجمله
 خوردن طعام

و از آنجمله
 نشسته

و از آنجمله
 گفت

و از آنجمله
 گفت


و از آنجمله
 گفت

و از آنجمله
 گفت

وَعَلَى الصَّالِحِينَ آيَةٌ وَإِنْ أَرَادْتُمْ أَنْ تُطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَقُولُوا هَلْ نَحْمَدُ اللَّهَ نَعْلَمُ الْوَحْدانيةَ أَفَرَأَيْنَا سِوَاهُ اللَّهِ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اللَّهُ صَمَدٌ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ لَهُ أَرْسَالُ السَّاعَاتِ إِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ

وزارت اقتصاد و امور بازرگانی
مجلس شورای ملی
شماره ۱۰۰
مجلس شورای ملی
وزارت اقتصاد و امور بازرگانی

۱۰۰



تبرکات

سید محمد علی

تقریر

[illegible]

از بعضی علامات دریافته شد که در وقت نماز حالتی مع الحی تعالی داشت که منظر
لی مع الله وقت لایسعه ملک مقرب ثارت است و از قیام و تهی و اسباب طهارت
و نماز در وی فتوری راه می یافت ازین هم متوقف می شد و در بعضی اوقات بنماز
مشغول می شد حالتی می یافت که لایعین رأی و لا اذن سمعت و آن حال را
در همه ازمان نمی یافت در آن ازمان متوجه بنماز می شد چه طلب آن حال داشت
و با کمال هر چه کثاوی و فتح باب شد از ذکر و فکر و این را در نماز نمی یافت در همه اوقات
و قلیکه رجوعی که در مراقبه و ذکر و فکر می بود در نماز متوقع داشت بنماز پس نیاز است و
در بعضی اوقات دریافته شد که بحسد لطیف متجسد شده نمازی گذارد و آنها را که
بصارت آن عالم است می دیدند و وی قوت این تجسد بسیار داشت و در اکثر
اوقات می فرمود که توهی که در آن جسد می یابم درین نمی یابم و از بنده میفرمود
که اگر تجسد بحسد مثالی لطیف شده نماز بگذارد بعد از آنکه معاودت نماید بحسد متعارف
ذمه وی ساقط می شود یا نه گفتم اینچنین صورت در کتب روایت نه آورده اند و من
در یافته شد که ساقط نمی شود و از بعضی مردم طریقت پرسیدیم گفتند و قضیب البیان
موصلی را هم قوت این تجسد بشدت بود و میفرمود که لا تقربوا الصلوة و انتم سكارى
اشارت باین است چه در آن حال توجع مع الحی در کمال نیست در رکوع و سجود و
قیام و قعود و غیر ذلک سول حق تعالی در و ^{۳۳} و دیگر نیست و از آن سول غفلت
تمام است پس بنزد سکاری شد و قلیکه این سکر حاصل نمی آمد از قربت بصلوة باین

بعضی
در بیان

در نماز آن که می یافت متوجه بنماز می شد چه
در نماز آن که می یافت متوجه بنماز می شد چه

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

در بیان

جسد متعارف چه این نمازبان نماز نیست ندارد و بعد معاوضت معاوضت نماید و علمائے
روایت را درین کلام متوقع است تفصیل آن این رساله نقل نیست و مع بذانی الجلیج
اشارت بآن می رود که مقصود حضرت قدس سره الاصفی که این آیت کریمه بطریق اشار
بآن دلالت دارد چنانچه میگویند در قول عرب سعد بنی دارک و در شان قول حق تعالی
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ مُلْكُومٌ لَّأَيِّهِمْ أَعْيُنٌ رَأَتْ كُلَّ أَوْفٍ
اشاره بامیرالمومنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه و امثالین بسیار ازین راه
فرمود و قتی که آن قرب شد این قرب منتفی شد و در بڑاچ حضرت شیخ قدس سره
الاصفی واقع شد و زسے سوار شد و متوجه بصره و ارجا بجا حجت رفت بعد فراغ و خدمت
ساخت نماز گذارد بسیار خوش آمد و گفت حالتی یافتیم در نماز که اعیان را آن کلا اذن
سمعت اشاره بفنا از خود بقاء الله فرمود و این را واقعات لاخصی است
پس دریافتی که وقتی در نماز توقع این حالت داشت میگذاشت و مع بذاد جماعات و قتیة و غیر
و قتیة چنانچه جمعه عیدین حاضری شد و دیگری را امام می کرد و می گفت شما با از مسئله
و قرات واقف هستند پس قتیة متوقف در نماز می شد منتظر راه آن حال بوده با
و احتمال دیگر داشته باشد که ما غافلان بکنه آن نمی رسیم و قصه قضیب لبان موصی
علی مانی نفحات الانس للشیخ العارف عبدالرحمن الحامی نیست شیخ عبداللہ یاضی
رحمہ اللہ تعالی گفت کی کی از اہل علوم مراجع را و کی کی از فقہ را را امیدید ندکه نماز
می گذارد و روزی اقامت نماز کردند و او نشسته بود و قتی از سر اسکارا و را گفت
برخیز و نماز جماعت بگذار و ی برخاست و با ایشان تکبیر نماز هست رکعت اولی بگذارد

درین باب
درین رساله
درین قدس
ایست که

بیم ترسم رکعاً سوياً
یتقون فضلاً من
و رضواناً الذین
معاذ اللہ بامیرالمومنین
ابی بکر صدیق است
اللہ تعالی عنہ و اشارہ
علی الکفار اشارہ
بامیرالمومنین عمر
اللہ تعالی عنہ است
و چرا بیم اشارہ
بامیرالمومنین عثمان
رضی اللہ تعالی عنہ
در کتب سجد اشارہ
بامیرالمومنین علی
رضی اللہ تعالی عنہ
و یتقون فضلاً
من اللہ و رضواناً
اشارہ بامیرالمومنین
علی است و مثال

درین باب
درین رساله
درین قدس
ایست که

فقیه منکر پہلوی دینی بود چون رکعت دوم برخاستند فقیه نظر پوس کرد کسی دیگر
و دیگر غیر وی نمازی گذارد از ان انتخاب شد و در رکعت سیم کسی دیگر غیر آن دو کس
اول که نمازی گذارد و در رکعت چهارم دیگری غیر آن چون سلام دادند دید که همان
سراول است بر جائے خود نشسته و از ان سه کس که در حال نماز دیدار نبود آن فقیر
روی نظر کرد و بجنید گفت ای فقیه کدام یک از ان چهار کس باشما نماز گذارد
شیخ عبد اللہ یافعی گوید که مثل این قضیہ شنیدم که صادر شد از قضیب البیان
رحمہ اللہ تعالیٰ با بعضی از فقہا قاضی موصل را نسبت بوی انکار تمام بویک زدیم
کہ در یکی از کجائے موصل از مقابل وی می آید با خود گفت دیرانی باید گرفت و قضیہ
وی را بجا کم لطف کرد تا ویرا بیستای برساند ناگاه وید کہ بصورت کردنی برآمد چون
مقداری دیگر پیش آمد بصورت اعرابی برآمد چون نزدیک تر شد بصورت یکی از فقہا
ظاهر شد چون بقاضی رسید گفت ای قاضی کدام قضیب لبان شما کم می بری یا
می کنی قاضی از انکار توبہ کرد و مرید شد پیش شیخ عبد اللہ گفتند کہ قضیب البیان
نمازی گذارد گفت گوئید کہ ہمیشہ سرش در خانہ کعبہ سجودست و ہم در نجات
در فتوحات آورده است کہ بعد از نماز جمعہ طواف می گردم شخصی دیدم کہ طواف میکند
کہ وی کسی را مرا حجت نمی گردونه کسی وی را بتیان دو کس درمی آید کہ ایشان از ائمہ
عبدالہنی گردانستم کہ روحی است کہ بتجسد شدہ سر راہ وی نگاه داشتیم و بروی سلام کردم
جواب من باز داد با وی ہمراہی کردم و میان ما سخنان واقع شدہ داشتیم

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

الحمد لله
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله

پیشانی

1051

٢٩

20

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

که احدی بتیست از وی پرسیدم که چرا از روزی که بهشت رفتی و شنبه که بختی رسیدی که گفتی
 بخت که خدا تعالی روز یکشنبه ابتدای خلق عالم کرد و در روز جمعه فارغ شد پس درین
 شش روز که وی در کار بود من در کار وی بودم و برای حفظ نفس خود کار
 نکردم چون شنبه آمد از برای خود نهادم و در وی یکسب مشغول بودم از برای قوت
 این شش روز دیگر از وی سوال کردم که در وقت تو قطب مان که بودی گفت من بودم
 پس مرا و باغ کرد و بر وقت چون آنجا که می نشستم باز آمدن یکی از اصحاب من گفت که
 مردی غریب دیدم در کعبه ای را ندیده بودم با تو در طریقت سخن میکرد که بود آن و از کجا
 آمد بود قضیه را باز گفتم حاضران تعجب کردند انتی - پنجین واقعات اولیاریا
 است و از آنجا که نیست که دیده که در باغ شاه دوست محمد که مراد مبارک شان در باغ
 است و الحال آن باغ ویران است نشسته بودند و عادت شریف بود که بعد حیات
 شاه دوست محمد در سال گاهی دوبار و گاهی سه بار می آمدند و زیارت مراد مبارک
 می کردند چندی می نشستند و در وقت حیات شاه مغفور چون قیامین دوستی
 زیاده زیاده بود و همچنین می آمدند و شاه مرحوم چون حال قوی و تجدید تمام در
 دوستی مع الحق تعالی بود و محبت و دوستی بسیار بسیار بهر واقعه آن باغ مرد
 حکام چایران آمده قصد برید در حیات نمودند حضرت شیخ قدس سره الا فی این
 آوز که اینها ازین در گذرند چون آثار شاه مرحوم بود قلب که آنیکه مضرتی بر نگذاشت
 شاخ رسیده درین اثنا بود که شنیدم قل و کلمه تشکون پس نهایتا صلمان منع نمود
 آنها چون شقاوت داشتند نمی در او مان شان اثر نکرد و ان الله لا یجوز فی القوم

شاه

و از آنجا که نیست که دیده که در باغ شاه دوست محمد که مراد مبارک شان در باغ است و الحال آن باغ ویران است نشسته بودند و عادت شریف بود که بعد حیات شاه دوست محمد در سال گاهی دوبار و گاهی سه بار می آمدند و زیارت مراد مبارک می کردند چندی می نشستند و در وقت حیات شاه مغفور چون قیامین دوستی زیاده زیاده بود و همچنین می آمدند و شاه مرحوم چون حال قوی و تجدید تمام در دوستی مع الحق تعالی بود و محبت و دوستی بسیار بسیار بهر واقعه آن باغ مرد حکام چایران آمده قصد برید در حیات نمودند حضرت شیخ قدس سره الا فی این آوز که اینها ازین در گذرند چون آثار شاه مرحوم بود قلب که آنیکه مضرتی بر نگذاشت شاخ رسیده درین اثنا بود که شنیدم قل و کلمه تشکون پس نهایتا صلمان منع نمود آنها چون شقاوت داشتند نمی در او مان شان اثر نکرد و ان الله لا یجوز فی القوم

برین
 و از آنجا که نیست که دیده که در باغ شاه دوست محمد که مراد مبارک شان در باغ است و الحال آن باغ ویران است نشسته بودند و عادت شریف بود که بعد حیات شاه دوست محمد در سال گاهی دوبار و گاهی سه بار می آمدند و زیارت مراد مبارک می کردند چندی می نشستند و در وقت حیات شاه مغفور چون قیامین دوستی زیاده زیاده بود و همچنین می آمدند و شاه مرحوم چون حال قوی و تجدید تمام در دوستی مع الحق تعالی بود و محبت و دوستی بسیار بسیار بهر واقعه آن باغ مرد حکام چایران آمده قصد برید در حیات نمودند حضرت شیخ قدس سره الا فی این آوز که اینها ازین در گذرند چون آثار شاه مرحوم بود قلب که آنیکه مضرتی بر نگذاشت شاخ رسیده درین اثنا بود که شنیدم قل و کلمه تشکون پس نهایتا صلمان منع نمود آنها چون شقاوت داشتند نمی در او مان شان اثر نکرد و ان الله لا یجوز فی القوم

و از آنجا که نیست که دیده که در باغ شاه دوست محمد که مراد مبارک شان در باغ است و الحال آن باغ ویران است نشسته بودند و عادت شریف بود که بعد حیات شاه دوست محمد در سال گاهی دوبار و گاهی سه بار می آمدند و زیارت مراد مبارک می کردند چندی می نشستند و در وقت حیات شاه مغفور چون قیامین دوستی زیاده زیاده بود و همچنین می آمدند و شاه مرحوم چون حال قوی و تجدید تمام در دوستی مع الحق تعالی بود و محبت و دوستی بسیار بسیار بهر واقعه آن باغ مرد حکام چایران آمده قصد برید در حیات نمودند حضرت شیخ قدس سره الا فی این آوز که اینها ازین در گذرند چون آثار شاه مرحوم بود قلب که آنیکه مضرتی بر نگذاشت شاخ رسیده درین اثنا بود که شنیدم قل و کلمه تشکون پس نهایتا صلمان منع نمود آنها چون شقاوت داشتند نمی در او مان شان اثر نکرد و ان الله لا یجوز فی القوم

و از آنجا که نیست که دیده که در باغ شاه دوست محمد که مراد مبارک شان در باغ است و الحال آن باغ ویران است نشسته بودند و عادت شریف بود که بعد حیات شاه دوست محمد در سال گاهی دوبار و گاهی سه بار می آمدند و زیارت مراد مبارک می کردند چندی می نشستند و در وقت حیات شاه مغفور چون قیامین دوستی زیاده زیاده بود و همچنین می آمدند و شاه مرحوم چون حال قوی و تجدید تمام در دوستی مع الحق تعالی بود و محبت و دوستی بسیار بسیار بهر واقعه آن باغ مرد حکام چایران آمده قصد برید در حیات نمودند حضرت شیخ قدس سره الا فی این آوز که اینها ازین در گذرند چون آثار شاه مرحوم بود قلب که آنیکه مضرتی بر نگذاشت شاخ رسیده درین اثنا بود که شنیدم قل و کلمه تشکون پس نهایتا صلمان منع نمود آنها چون شقاوت داشتند نمی در او مان شان اثر نکرد و ان الله لا یجوز فی القوم

انقاسیقین بریدند حضرت شیخ رحمه الله تعالی مغموم و متاسف شد پس شنید
 الْقَائِلُ هُوَ الْقَوْلُ از تاسف استراحت یافت و از آنجمله اینست که ملا شیخ
 کمال الدین که از خصیصن یاران میبود عزیمت لقائ مبارک نمود و در دل مسئله تناسخ خطومه
 بود چنانکه کلمات ائمه مسلمین از فقها و متکلمین بطلانش میبود و او را بکشف و شهود از صوفیه صافی
 اسرار کلام شان بهم بران ناطق و عبارات بعضی از اینها دل خلافت در خاطر آورد که از
 حضرت شیخ استفسار این مسئله باید نمود تا واضح گردد که کشف حضرت شیخ رحمه الله تعالی
 بچه حاکمست پس آمد بیابوسی متعزز شد و شست بجز شست حضرت شیخ رحمه الله تعالی
 فرمود که باطلان تناسخ چیست گفت تناسخ عبارتست از تعلق ارواح بعد از ممات
 با جساد که در بطون نساء خلقت تمام یافته و حاصلش حیات انسان در دنیای بعد
 مات الی ماشاء الله تعالی و گاهی تناسخ بر تصرف روح در جسد غیر الی ماشاء الله تعالی
 من لجه اولی و لمحات فرمود که خبر میدهم که تو ندانستی و در شان تناسخ بنحوی دیگر خبر میدهم
 پس ظاهر وی دلالت دارد بر امکانش مکان وقوع و فتوحات شیخ امکان شنیدن
 حضرت شیخ ابن عربی موافق ویست و از بعضی ناظران فتوحات که در علم ظاهر
 و مطالب صوفیه صافیة الاسرار کثر هم الله تعالی الی یوم القدر ایدر طولی دارد و بر
 فتوحات نظر کلی دارد شنیده ام که شیخ صاحب جات رضی الله تعالی عنہ از ثقه از صوفیه
 خبر میدهم که دس مریض شد و در معالجه ایهال داشت بعضی یاران می گفت
 که علاج باید نمود گفت لَقَدْ اسْتَمَعْتُ اِذَا دُعُوْتُ پس آن عارف بآن یار گفت که
 پیش فلان متطبیب و از حال من آگاه کن علاج طلب پس رفت بجز و رسیدن و
 آن متطبیب مرجع خلایق بود و پس پیش می مردم گرداگرد بودند تعظیمش حاجت

در این
 ملا شیخ کمال الدین
 صافیة الاسرار
 بنام

در این
 در این فتوحات
 در این

والفقات بسیار بسیار کرد و گفت این مرض را این علاج است آن یار باز آمد و بجا
 مشغول شد روز دیگر پیش متطبب رفت متطبب هرگز نشناخت و از حال علاج و مرض
 غافل در تعجب شد باز آمد از شیخ از ماضی و انمود شیخ گفت پیش ازین من بودم که
 در متطبب تصرف کرده بودم و اینچنین واردات زیاده از حدست احاطه آن در تقریر
 و تحریر متعسرست از آنجمله انیسیت که در سایه درخت برگه می شنید که معلم عارف شهید
 شد بمقوم گشت مراجعت بخانه مبارک نمود و بعد از شنیدن خبر شائع گشت که مولوی مرحوم
 جامع علوم دینی و عقلیه عارف معارف یقینیه محادی اسرار وحی نبوی علیه السلام
 اگر مولوی شیخ قطب الدین الدین فقیر کاتب حروف شهید شده و ملاقاتی برب جل جلاله
 گشت و محل نسیم در بندگی از احوال واردات منام و الهامات از جهت
 ارواح اولیای طاهره و این هم حدی ندارد و فلاجرم آنچه ذهن بتذکر آن وفا کند در
 تحریر می آید از آنجمله انیسیت که در ملک کفن بود ظاهر در عالم نوکری پیش در پیشی می آمد
 چون از اخلاق مرضیه توضع به درویشان و خلطت بابل لباس صوفیه صافیه شرم
 الله تعالی داشت ازین راه آن درویش نقای بسیار داشت و دی در تبدیل حساب
 هارنی داشت روزی گفت که حکمای یونان چنین کمال داشتند که مس از یکا کردند و
 دیگر باینشان در ذکر آورد حضرت شیخ رحمه الله تعالی گفت در امت مرحومه هم مردم
 بسیار اند که کشف حقائق کردند این تبدیل حساب و چندان نزدیک آنها کار نیست چه بجز
 التفات میشود حاجت به نوشتن چیزی دیگر نیست درویش گفت یکی شما هستند شیخ شما
 حضرت میر سید عبدالصمد رحمه الله تعالی هست وی ازین امثال چیزی می داشت

از آنجمله

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

و از آنجمله

چهارم

حضرت شیخ قدس سره الاصفی فرمودند چه چیز است برین نشانه نغمه درویش گفت اگر
 قوت داشتید با ایشان گناه بیاید گفت مرخندان کار نیست می آید و پسوی صحران
 متوجه بجانب میر سید عبدالصمد رحمه الله صورت حضرت میر سید عبدالصمد علیه
 الرحمة نمودار شد و فرمود آن گیاه مطلوب نیست حضرت شیخ قدس سره الاصفی چندان
 بر کند و آورد آن درویش متعجب که ایشان نه نام گیاه شنیده بودند دیدند آن گیاه یافتند
 و نه دریافت که علم خیر بوی تعلیم نماید و از آن جمله نیست که آن درویش از حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی اخفای حال خود می کرد هر چند که حضرت شیخ رحمه الله تعالی
 هرگز متوجه بصناعت وی نبود لیکن چون از آنجا که از خواص اهل کیمیا اخفای حلی
 کاظ بجانب من بچل لاخفاء من لا یجب نیکی و دو فرق میان فریقین ناکرده بجهت
 خود مشغوف بود روزی گفت که شما استخاره کنید و در یابید که این صناعت تصفیه
 هست یا نیست شیخ رحمه الله تعالی فرمود ما را با این التفات نیست بعد از آن در
 ملکوتیه که منبع تطل عواس ظاهری است می دید که بجا جهت انسانی رفته از اطراف
 جوانب بی قاذورات منفوره طابع هویدا است و دی مغرق در نجاست است و حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی در سرانجام تطهیر می که ازین جلسه خواست با درویش گفت که
 نه اخطی ازین نیست هویدا است که اشتغال با این صناعت تضییع وقت که نتیجه
 و طمع دنیای ذمیه است و صورتش قاذورات است و نجاست مرقع اهل ازین
 جنس تبری با پیرس تبری نمود هر چند خطور ذهن مبارک هرگز نبود از آنجا که گفته
 خطره وی که زینهار شائبه میل طبع نبود راه یافت آن صورت رو نمود و از آنجا که
 که روزی بخوابد یکدکه خانه برادر کلان تصفیه می نمایند و جاروب می کنند و این

که این چه

عبدالصمد
 عبدالصمد
 علیه الرحمة شد

متوجه شد
 از آنجا که

که در این

در تفریق

نمی که

و از آنجا که

کلان

رو بفرار آورد و بر حنی از ان ملاقات با بنی یحیی علیه السلام کردند و از آنجمله نیست
 که حضرت شیخ قدس سره الاصفی دهبانا بقسطه الادنی در حالت تعطل عویش ظاهر
 بجای رفیع دید و در آنجا حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه در و در قرآن
 مجید مشغول است بعد چندی همین قصر را دید شخصی گفت که تو بیایا در آنجا رویم
 فی آنجمله توقف نمود آن شخص گفت که در آنجا جای پاک حضرت رسالت پناه است صلی الله علیه
 و آله سلم بعد از آن وقت بقای آنجسته حضرت امیر المومنین عثمان رضی الرحمن عنه متعزیز
 شد حضرت امیر المومنین علیه رحمة الرحمن یاکسی از حضار مجلس پاک می گفت که علی
 در فلان جاست متوجه آن شد و در همین اثنا حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله تعالی
 وجهه بوسه ملاقی شد در کنار خود گرفت و بقوت در سینه مبارک چسپانید و فرمود که من
 مارا که منع کرده بود حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه فرمود که من منع کرده ام تو
 از آنجمله نیست که حضرت ابی اهریره را رضی الله تعالی عنه دید که براریکه ارشاد نشسته
 و بر دم علوم نبوی ارشاد مینماید و از آنجمله نیست که امیر المومنین معاویه را دید در سکوت
 و برنگون و از آنجمله نیست که در هنگام نوکری و سلاح بندی در جانی خسپیده بود
 مردم دیگر که از او صنایع پست دیده و در بودند بزرگ گفتند که با وی بخسپیدی حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی می بیند که ماده سنگ خوابگاه است لاجرم این وی را بخاست دید
 که زکله است ناخوش شد بوی زجر نمود و از آنجمله نیست که در هنگام سلاح بندی
 میل برنی خو برو حسن صورت داشت حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی
 الله تعالی عنه بوی نمودار شد و انگشت بدندان گرفت و آثار ناخوشی از چین می لایح
 چون بحالت صحیح آمد آنجا را گذاشت عادت شریف بود که در هر جا که خلل می دریا

و از آنجمله نیست که حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه در و در قرآن مجید مشغول است بعد چندی همین قصر را دید شخصی گفت که تو بیایا در آنجا رویم فی آنجمله توقف نمود آن شخص گفت که در آنجا جای پاک حضرت رسالت پناه است صلی الله علیه و آله سلم بعد از آن وقت بقای آنجسته حضرت امیر المومنین عثمان رضی الرحمن عنه متعزیز شد حضرت امیر المومنین علیه رحمة الرحمن یاکسی از حضار مجلس پاک می گفت که علی در فلان جاست متوجه آن شد و در همین اثنا حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم الله تعالی وجهه بوسه ملاقی شد در کنار خود گرفت و بقوت در سینه مبارک چسپانید و فرمود که من مارا که منع کرده بود حضرت امیر المومنین عثمان رضی الله تعالی عنه فرمود که من منع کرده ام تو از آنجمله نیست که حضرت ابی اهریره را رضی الله تعالی عنه دید که براریکه ارشاد نشسته و بر دم علوم نبوی ارشاد مینماید و از آنجمله نیست که امیر المومنین معاویه را دید در سکوت و برنگون و از آنجمله نیست که در هنگام نوکری و سلاح بندی در جانی خسپیده بود مردم دیگر که از او صنایع پست دیده و در بودند بزرگ گفتند که با وی بخسپیدی حضرت شیخ قدس سره الاصفی می بیند که ماده سنگ خوابگاه است لاجرم این وی را بخاست دید که زکله است ناخوش شد بوی زجر نمود و از آنجمله نیست که در هنگام سلاح بندی میل برنی خو برو حسن صورت داشت حضرت امیر المومنین ابی بکر صدیق رضی الله تعالی عنه بوی نمودار شد و انگشت بدندان گرفت و آثار ناخوشی از چین می لایح چون بحالت صحیح آمد آنجا را گذاشت عادت شریف بود که در هر جا که خلل می دریا

وزاراجله

آنجا رای گذاشت علی الخصوص وقتی که از جناب قدس می یافت از محراب
 که در بلده بهر چو بهای هندی جیم فارسی بهر قلای درویشی متوجه شد با تقضای
 عادت شریفه که سیر ملا می کرد و بهر ایل لباس ملاقات می کرد و اگر کلمه خیر و دلپسند
 می شنید بسیار بسیار خوشی و ذوق می یافت و کثرت خاطر می شد و کثرتی آن کلمه را بر زبان رانده
 اینترانه و خوشیها میکرد و گویا سکر شراب طو رو می نمود چون به کان درویش رسید
 درویش گفت بیا الله و آن درویش هم چیز را الله می گفت شیخ قدس سره الاصفی پیش
 وی رفت و نشست درویش گفت ملامت از الله انداز یعنی زین از اسب جدا کن
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی اسب را بایند کرده گذاشت تا بعلت مشغول باشد
 اسب گياه خور و در حبت درآمد درویش گفت که الله الله خور و سرکشی و جبن
 را نخواهد و گفت با شیخ قدس سره الاصفی که تو هم بگو که همه الله حضرت شیخ فرمود
 که بمن این حال نیست درویش زبان خود را بدعای بد آورد حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی فرمود که بیکت حضرت غوث اعظم رضی الله تعالی عنه چیزی نخواهد شد
 درویش در سکون شد بعد از آن بحضرت شیخ قدس سره الاصفی عطا فرمود و در بسیار بسیار
 مهربان شد و بتواضع طعام و غیره رو آورد حضرت شیخ قدس سره الاصفی چند
 در صحبت آن درویش ماند درویش گفت ایام من باخر رسیدن ازین عالم احوال
 می نمایم بشما خبر خواهم کرد در هر جا که باشید حضرت قدس سره الاصفی از درویش جدا
 بعد چند روز آن درویش را در جلسه ملائکه دید که سرست از جبین دی لایح است در میان
 می بیند که سروی در دست وی است حضرت شیخ قدس سره الاصفی تمام شد و فرمود
 گفت بعد از آن مردم از بهر چو آمدن نشان دادند که فلان درویش را مردم بخوبی

گفت که
بر انداز

و جبین

شیخ

حضرت شیخ قدس سره

کتاب خود

حق الله گشتند و بجا آید که تعالی بیوست و حضرت شیخ قدس سره الاصفی قوت در
 را ابتدا میگردوی گفت که بعد موت قوت چنین داشت و از آنجمله آنست
 که روزی محمود شهید علیه الرحمة را در معامله روحانیه دید که میگوید که بیش از اینها را که
 چه کردند اشارت بسوی مردم دینی که قریب مزار مبارک و بیست و مزار مبارک
 بیست و غرب مائل بجنوب از حضرت بافتاد و گروه خواهد بود حضرت شیخ قدس سره
 الاصفی سوار شده متوجه مزار مبارک می شد عادت شریف بود که در اکثری از
 اوقات در آنجا میرفت و می نشست و حالات پسندیده که در خلوات شیوخ سابق
 را رومی نمود و پدید آمدن گرفت القصه بقریب از منی که بجا مزار بود رسید در آنجا
 می بیند که مردم و ده از حدود خود با متجاوز شده قدری از زمین متعلق بمزار در کشت
 خود آورده اند آنها را طلبید و منع کرده آنها تنگ شدند و گذاشتند و از آنجمله آنست
 که بسیر کوستان متوجه شد در آشنای راه آوازی شنید که من قمر شهید ام شاهان
 من باشید بعد از آن ببلده گهر بنسا بضم کما هندی این حرفی است که اهل
 هند کاف را با امتاز ساخته کفر کرده میخوانند و فتح را و سکون را با غنة
 فون و در آخر الف بعد سین جمله متوجه شد در آنجا اثر یافت بعد از آن در حائے
 دیگر قریبی دریافت و زیارت کرد و مردم همراه را گذاشت و بکوستان رفت
 چند روز در مشغول بود و در آنجا آمار آدمی لایح نبود چون ولوله عشق بر تپه
 کمال بود از آنجا بکوه ترساک باک نکر دیدن اثناس صورت حضرت جعفر صادق علیه السلام
 نمود و فرمود که حاله مراجعت نمایم مراجعت کرد و یاران را همراه گرفته بخانه آمد
 و از آنجمله آنست که از قصه سهالی بن حضرت باناس متوجه یا بعکس قریب مسوئی بمزار

و از آنجمله

دینی

باز

نوع

نوع

حضرت جعفر صادق

و از آنجمله

شیخ کالی علیه الرحمة رسید و آن مزار از حضرت بانثا بجانب غرب یک کرده است از
مزار آوازی برآمد و شنید که از توکاری نه تنگ بظهور خواهد آمد چون بجائنه مبارک
رسید یک شبی مردم آنجا که از راه حسد سوء مزاج داشتند و از برادر خود حضرت شیخ
قدس سره الاصفی صلیعی بظهور پیوسته بودند که آن مردم ناراضی بآن بودند بجائنه مبارک
و آمدند و حضرت شیخ قدس سره الاصفی در مراقبه و تمشیر کشیدند و بانداه مبارک
رساندند حضرت شیخ خبر داشت شمشیری در پیش بود بدست آورد و در آن شخص کشید
و ستنش از بند جدا شد پس پاشد و گر بخت حضرت شیخ قدس سره الاصفی بسلامت
برداشتن کی زخم شست رسید بزودی به شد حالا آن مردم به اعتقاد خالص اند و دل
جان در محبت خدا دارند بعضها عقد بیعت نمودند و آن شخص که شمشیر کشیده بود در
خانه زاد بود از خود از فرزندان مخلص خلاست و و داد کلی دارد بداند که بی استیذان
علی الخصوص بش بجان و گیرد اخل شدن حرام است و صاحب خانه را مانع بماند
پرسیده اگر قبول نکند پس بیدار اگر شمشیر و غیره کشد پیش از اینکه رساند دفع آن لازم
اگر بدین کشته شود بروی چیزی در دنیا از کفارت و دینت و قصاص میست
و در حق از ماتم بری پس چگونه راست است آید قول شیخ کالی قدس سره ان بدو نیست
که حسناات عوام ستیات ابرار است و از نجاست که زلات که از حضرت انبیا علیهم السلام
و علی نبینا و علی که اکرام واقع شده و تعبیر از آن نظم مثل آن شده محمول بر ترک
اولی است پس ترک اولی در حق آنها هرگاه چنین مشابهت است یعنی اگر که اوقات
عرفا باشد که علی الحقیقه ورنه انبیا باشند در حق آنها مباحات که لائق شان آنرا است
چنین مشابهت بوده باشد پس تعبیر آن به نه تنگ بر جای باشد از نجاست که سلطان

یانس
کاتر

تاریخ

6

۱۰۰

شماره

2

خوش

مراد الاثنان

11/1/74

سید

2

5.

3

پہلے

000

۱۱

— 1 —

٩

عاریق ابو یزید بسطامی علیه الرحمة مسجدی رو بنواز جمعه آورد و عصاره خود را در
پایین صحن مسجد استاده نهاد و چون زمین آنجا چندان قوت ناسکه نداشت آن
بر عصاره شیخ افتاد و وی را بر زمین آورد آن شیخ از نماز فارغ شده بصدا قصد
کرد و عصاره را در جاییکه نهاده بود نیافت از مسکله خود برگشته گرفت ابو یزید این
تکلف را ساریه نمود و در خاطر آورد که بسبب عصاره ای این تکلف بوی پیش آمد
شیخ ابو یزید با عذار بجای آن شیخ رود آورد و عذر تقصیر خواست مثال این
حکایات پایان ندارد و صاحب فصوص حکم قدس سره میفرماید فرض کنی که
شفقت پرندگان الله تعالی سزاوارتر است از قتل کردن بپرست در راه حق تعالی
حضرت داود علیه السلام و علی نبینا و آله خواست بنائے بیت المقدس پس بنا کرد
چند بار مکرر پس هرگاه فارغ میشد از و منهدم می گشت پس شکایت کرد از داود
علیه السلام و علی نبینا و آله بسبب حق تعالی این وحی فرستاد بسبب حق تعالی که خدا
من که بیت مقدس باشد راست نیاید از دست کسی که خوریزی کرده و آن حضرت
پیش ازین جاهلوت را بامر الهی کشته بود چنانچه حق تعالی میفرماید قتل داود
جاکو که پیش داود علیه السلام و علی نبینا و آله گفت که ای نبی و آن کشتن در راه تو
حق تعالی گفت آری در راه من بود و بامر من بود و لیکن آن کشتگان ایامودند بنده
من یعنی بنده امان بودند پس متروک و گفت ای پروردگار برگردان آن بنار از
دشمنان که از من باشد یعنی از اولاد من باشد پس وحی فرستاد حق تعالی بسبب
که پسر تو که سلیمان باشد مرا نبا خواهد کرد و غرض ازین حکایت این است که
مراعات این نشأ انسانی بهتر است و راستن می آید اولی تر از دهم وی آیت الهی

[illegible]

صلی الله علیه و آله وسلم و از آنجمله نیست که چون دست از بند اشخاص جدا شد
 وی و مردم دیگر که رفیق وی بودند جماعه کثیره خواستند تا مکافات آنچه بر وی واقع گشت
 گیرند و کمین آید بودند حضرت شیخ قدس سره الاصفی بیخ خطر ازین فکر ناسخ آنها
 نداشت چه شجاعت بزرگمال داشت چنانچه شمه از آثار آن بیشتر تحریر یافت و منروی
 زاویه من یسوی علی علیه السلام بود ناگاه صورت سالار احمد علیه الرحمة که
 مزار مبارک شان در حضرت باناست گویند که دی از رفقای سالار مسعود بخاری
 علیه الرحمة که در بلده بزرگ مدفون است و زیارتگاه خلایق بجدت حاضر شد و گفت
 که من محدثا، مستم بیخ از آنها بر تو ظهور آنچه میخواهند صورت بخوابد گرفت جماعه کثیر از آنها
 در حضرت بانا جانی قریب راز خانه مبارک حضرت شیخ قدس سره الاصفی جمع شدند
 در شب تاریک مردم قریه مبارکه در خواب و حضرت شیخ قدس سره الاصفی بجاوت
 قدیم بارب خود بود و یاد بایقان ندارم که اندرین اثنا صورت حضرت یزید گوار میرسد
 و بعد از رحمة الله علیه و علی اسلافه و بارک الله فی اخلافه و یومیا شد و گفت بحیثیت
 خاطر باش چیزی از مخطوطات آنها نخواهد شد لیکن مکنون است بعضی از جمله در شجاعت آن
 ابناء اجناس انگشت نما بودند چنانچه ثانی آنها را مردم نشان میدهند در خلق شجا
 با وجود این شجاعت هر چند خواستند که بخانه در آیند و بدیوایا که در قامت قصیر بودند
 عبور نموده بخانه و آیند مقتضای لطف قادر مطلق که طویل است اقدام آنها نپس آقا
 و در آنکه هم در جلا و او خود از آنجا می ماند تا شب آخر رسید شرمه شده راه غفلت
 خانه خود باز رفتند و در خواب متنگر بودند که چال است که از اجرائت نشد و بعد از آنکه حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی در خانه تنها بود و در حقیقت با آنها بود که طرح انوار عنایت ربانی

کین بیان در
 در بیان قصه
 و از آنجمله
 پس بیخ
 تا خوشی
 و در من
 صورت سالار احمد

بانست
 بخاری یعنی
 کین ده بیخ

حضرت یزید گوار میرسد
 و بعضی از آن
 جماعت ده

بودند بلکه با کسی نبود الا بار ب خود دین نکته است هوش در اندر چه عرفا هر چیز را که
مشاهده نمایند تجلی حق تعالی با اسم ظاهر وی در شهود دارند بعد از آن بعضی آن جماعه
ملاحظاتی شدند سرنگون شد علم انجمن اوقات پایان ندارد ازین باز کرد و چون جامه
صل جام در بندی از کرامات و خرق عادات که متضمن بعضی تاثیرات بر صاحب
از انچه نیست که حضرت شیخ قدس سره الا صفی بر کناره آب نه که گلیانی نام دارد
در زیر درخت برگ که آن درخت مخصوص به بقیعه هستند بسیار موصوفه و در او هم
ساکن و فتح کاف فارسی و در آخر دال جمله ساکن بسیار سایه دار و کثیر الاغصا
و عریض الاوراق است و عمر طبیعی از حد زیاد نشسته بود و عادات شریف بود
که در زیر آن درخت در اکثر اوقات با حق تعالی الطینان داشت احوال طاری میشد
که فطابق تحریر قاهر است از استیفاء شده از ان القصه در تواریخ آن درخت یک
میش مرده افتاده بخاطر مبارک گذشت که برین نظری باید افکنند پس نظر التفات احیا
وی افکند فی الفور زنده شد باز حضرت شیخ قدس سره الا صفی بجانب گیر متوجه شد
التفات را گذاشت بجاک سابق خود آن گاه پیش مراجعت نمود و همچنین طور بود در
احیا حضرت عیسی علیه السلام و علی نبینا و آله الطاهرين پس بی بر قدم دی بود در
علم کمال عباد الخالصین با ناقصان را مجال مژدن در تعیین مقام اولیاء الله الکریمین
لا خوف علیهم و لا هم یخزون بکلام وجه باشد از انچه نیست که حضرت شیخ قدس
الا صفی در زیر درخت بانیا ز احوال حمیده در جناب حق تعالی بود ناگاه مردی سوار

از انچه برای طبیعت و عدوت خریف بود استغای احیای و بقاء و انانچه

[illegible][illegible]

با چند کس که متکلم بهمه معائب بود و ظلم و سرقه کبری که عبارت از وی در کلام مجید
 بحار به باله و رسول صلی الله علیه و آله و سلم واقع است از وی بهویدار بود که یا که
 وی برین شنیعه بود پیدا شد نظر حضرت شیخ قدس سره الاصفی بروی فقا بهیتر افتاد
 نظر بروی آواز هاتفت غیبی رسید که نظر بروی مقلین حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 اتمثال سر آورد و چشم پوشید حال آن مرد متغیر گشت از آن سبب این آمد همه چیز که با خود داشت
 گذاشت و مجاور درگاه علیه شد و طلب حق در نفس مستولی گشت و از هر چه از او جدا
 سابقه که داشت سببری کرد یا قلب حقیقت شد بعد از آن حضرت شیخ قدس سره الا
 در ذکر مشغول ساخت و بد که هر و خفی تمامه شب و روز مشغول می بود و احوال پیدا
 کرد که لا عین سر آفت و لا اذن سبوح از آن جمله نیست که آواز هاتفت غیبی
 و از ارواح طاهره مجاورت داشت و ذکر حصی می شنید روزی گفت که عجیب
 از مردم که نمی شنوند این سنگه زبانه زبان بلند می گویند مضمون لا موجود الا الله در
 نشسته بود گفت که این نعمت عظمی از محنت و کسب نیست حال حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی تا خبری آورده است بجناب حضرت شیخ قدس سره بعضی ساند که این
 چنین جوهر را در رشته قلیل لما سکه بیا سفت اسرار الهی را بهویدار میتاید حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی چیزی نفرمودند القصه بعد از آن که چون می منروی و یا
 طلب حق بود و از همه لذائذ دنیا و مخرقات وی گذشته و عیال بی جهات
 نفقه به تنگی رو آورد و چیزی از حرام و حلال کسب بهیچ عیال میرود وی از
 بکسب آن مخرات و رزیده و از اشتغال تحصیل سباب معاش متقاعد گشته ازین
 سبب یکه از نسا از متعلقان وی بخانه حضرت قدس سره الاصفی و بهر آنکه بقسط

بکسب

میلوف

بازین

که محمد اسحاق نامی از قوم افغان در بلده شاهجهانپور در خانه خود حضرت قدس
 سره الاصفی را بچشم باطن دیده و ظاهر آثار توحیات در یافته و می حضرت قدس
 سره الاصفی را ندیده پیر دم دیگر از حلیه مبارک نشان او گفته این حلیه مبارک حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی است وی متوجه سمیت بانسانه بعتبه پوسی مشرف شد در خوا
 بیعت نمود حضرت قدس سره الاصفی گفت بیعت خواهی کرد حالا بگری مشغول
 شوی را در مسجد برو و تلقین ذکر نمود و بجزو تلقین یافتن آواز یافت شنید بعد و سه
 در تازید شد هر روز ترقی در ترقی روزی پیش حضرت قدس سره الاصفی مطربان بقباییتی
 می گفتند و حضرت قدس سره الاصفی در حال حسن نبود بنده در گاه از محمد اسحاق گفت
 میل بسرو داری و می در مسجد نشسته گفت خبر میدهم که حضرت را میرسد می کل و می
 زمانی رسد تو ناقص هستی بدانکه در ستاع سرود اختلاف قهت است بلکه امام شافعی و
 الایمه حنفی از فقهای حنفیه و شیخ ابورید بسطامی و شیخ ابن عربی رضوان الله تعالی علیهم
 قائل کل اند و تفصیلش در موضع وی است و گاه باشد که مباح بعارضی ممنوع میشود چنانچه
 نکاح آنکس را که حاجلی نذکر آتی باشد چنانچه از نفقه و کسوف و سکنه عاجز باشد پس
 بعد نکاح در کسب آنها مشغول پس آن خلوات از دست رفت همچنین سر و دست که هر چند
 مباح است چنانچه اکثر از علمای بوی رفته چون اشعار سرود علی الخصوص اشعار بیهوش
 و رضایین عشق مجازی که متعلق به فساد و امارد است و آنها که گفته را و ذوقی مشهور از جناب
 آتی باشد میباشند پس همچنین سر و امثال همچنین مردم را مباح نباشد از این راه محمد اسحاق
 بخطاب لایق مخاطب شد روزی در مجلس حضرت قدس سره الاصفی حاضر بودم و که
 سرعت محمد اسحاق و تاثیر بود گفت اگر در اوقات التفات به حشت انبلی که تیر بندگی

شاه شافعی از اجساد و احادیث نام به نام بود چنانکه حضرت استاد و دانشمند بود و در نزد
 شیخ قدس سره
 بانسته
 بود در نزد
 پیش حضرت
 شیخ قدس
 حضرت شیخ
 قدس سره
 الوجود است
 و ترا
 مشغول
 باشد پس
 که بعد
 گفت اگر
 در اوقات

وید ملاحظه فرمایید
 در استماع سرود و اشعار است گفت بجز خطبه

اهل فرس و غیره می نامند میگردد وی هم متاثر می شد و تاثیرات حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی بر صحاب خودش زیاده زیاده بود تفصیلش عالی از عنایت و از احوال
 انیست که شخصی در مکان کهن در کسب سباب معاش و نیای پشیمان احوال بود و قتی
 در آنجا بود که صورت حضرت شیخ قدس سره وی را ندید و لایه سائی وی کرد و روز دیگر
 به چنین چون این معامله در حالت یقظه بود تفاوت در معامله و حساس یقظه نکرد و
 خودش نزول فرمودند و می را علم هم شد که حضرت شیخ اند قدس سره و گاهی ندیده بود
 بعد از آن مرفه حال شده اسباب نیای زیاده زیاده از کفایت شد چون مراجعت
 از مکان کن باین سمت نمود و بوطن خودش که قضیه ملاوه ست قاضی شده آمد حضرت
 توقف و انداشت و آمد بشریف بیعت مشرف شد از بعض یاران شنیدم که حضرت شیخ
 قدس سره الاصفی متوجه شیر شد چنانچه عادت شریفه بود که در اکثری از اوقات علی الصبح
 بر اسب سوار شده بجای از بیابان و میشها و سواحل و جوامع توجه می شد و اگر مرکب می پدید
 می رفت بصاحبان و الاسید علام دوست و فقه الله تعالی لما یجبهه یعنی توره اما وفق
 ولیقه قدس سره الاصفی گفت که اگر شخصی بیاید وی را نشانی تو وضع کنید تن بارگشته
 می رسم مشر و خاطر نشود باز توجه می شد بعد چند ساعات آن عزیز آمد و نظر رسید حضرت شیخ
 قدس سره الاصفی نشست بعد از آن حضرت شیخ قدس سره الاصفی مراجعت نمود و بیعت
 و بر ایندیرانی آورد و روزی در منزل حضرت شیخ قدس سره الاصفی نشسته بودم ذکر احوال صلاح
 و غیره و اندرین تنا گفت که بخطاب بن لایع محالقه مخاطبیم که فلان لی ازین عالم در
 مکان کهن رحلت کرد و پنهانی روزم مردم را دیدیم که از دفن فارغ شدیم بر فراز نمازگاه مردم و مرا
 نمودم در شبانی راه و قضیه ملک که دروکن ستان شخص متلاقی شدم و بتب سیدن در

در آنجا
 دیگر

ملاوه
 عادت شریفه

چو بیاید
 غلام و دوست

گفت که خطاب بن لایع محالقه
 و بنای روی
 ز دور ختم

حالت دفن آن بود که لجر و سماع خطاب بعارضی تو جویان آمدن شد فی الجمله گفته شد و آنرا بحکم
 انیسست که بعضی یاران را در محالیه دیدند از آن که در یقظه بود و یاد تو نوم و لیکن نوم
 و یقظه وی متسادی است چه در حالت یقظه پیوسته اختصار اوقات و عیب اختصار روحا
 داشت با التفات و بی التفات هرگز منونت تو چه و مرا قبه احتیاج نبود که در گل فرو میرود و آنجا
 رسید که تا چهلین فرورفتن فقط برون ماندند رینوقت حضرت سید عبدالصمد رحمه الله تعالی
 و بارک الله فی اخلافه فرمودند و گفت که نمی بینی که این چه کرد حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 میگفت که در دل داشتم که این یار خلاص از ورطه یا بیابان است تو داشتم بعد از آن دید که
 خوش لباس و زنجیر بانه این اردو شمرنده و سرنگون بعد از آن یار خلاص یافت و بسبب
 آن بود که وی قاضی شده بود و حضرت شیخ قدس سره الاصفی بسیار ناخوشی از
 قضایات زان شب بعد از آن یار بحضرت شیخ قدس سره الاصفی استلاقی شد و گفت که من
 باین بلا مبتلا بودم ما را خلاص نکردند فاما هر حضرت بود فرمود که خلاص از ریجانب بود و خود
 خود نبود هر چند بظاهری دوست گرفته نکشیدم و در وقتی میگفت که از تو چه من خلاص یافت باز
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی از آن یار پرسید آن سگها کدام بودند آن یار گفت الله دنیا
 جیفه و طال بها کلاب پس حضرت شیخ گفت که هر چه بقضای رضی شد بدگفت من
 اخراج نمودم و هرگز قاضی نخواهم شد بعد از آن تا آخر عمر قاضی نشد حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی میگفت که آن گها قضایات بودند و آنرا بحکم انیسست که حضرت شیخ قدس سره الا
 چیز از دعوات اسما بر امور دنیاوی یا دینی هرگز نمی دانست و ندانست مگر حدیثی

و از آنکه
 و اختصار
 در یقظه
 بیرون
 رحمة الله علیه
 که می بینی
 که چه
 یافته

آن یار
 نکرد دید
 آن

آنجا

شیخ عبدالرحمن
 انصاری قاضی قادی
 سید غلام محمد
 از زان شب
 سید غلام محمد
 از زان شب
 سید غلام محمد
 از زان شب

این جواهر در سلک تحریر و از نسخه قطعی که شرح شمسیه باشد تا او ان شرح موافقت سلیم و
 قاری این ناظم بود او لیادهی عزم منا که وی کردند در قصبه خرو که در نوای بهر است
 خطبه وی کردند بعد از ان بنا کحت متوجه بآن قصبه شد مردم کثیر همراه شدند چنانچه عادت
 اهل هندست در آشنای راه ملخص شد بی سبب ظاهر چون آن قصبه سید مردم وی را سوار
 کردند بر اسب چنانچه عادت هندست که مناکح را سوار بر اسب کرانده میزند بی سبب ظاهر بهر پشت
 اسب قناده مردم متعجب شدند وی میگفت که گویا کسی از اسب فرو آورد و آن قصبه مناکحت
 کرد و مرا جعت بخانه نمود که از ان قصبه چارده دیا پانزده کرده مسافت دارد و این
 در بیماری تپ غیره و درین اثنا احتباس بول قریب شش روز تمام داشت بعد از ان
 زوجه وی را بخانه اوین فرستادند چنانچه عادت هندست که تا چند سال از نکاح زن
 بخانه اوین می ماند و گاه گاه بخانه زوجه می آید تا آنکه الفت کامل گیرد پس بعد چنده
 چون بیماری رفت و صحت کلی شد عزم آن قصبه که خسر پوره ست نمود و چند روز در آنجا بجا
 حضرت قدس سره الاصفی حاضر شد و گفت که اگر مانع کشید تا خطور رفتن بجانب آن قصبه نماید
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی بعض یاران که از عصبیات می بودند گفت که وی را منع
 کنید تا اگر این کار کرد و در نه بلای خدا برسد چون می دوا لیا وی عقیدت بجانب
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی داشتند امر وی را بجانب پشت نهادند و چون به غریبت
 مکرده خاطر شدند پس مقرر کردند که فرو آمده شود و آن خواب در آخر شب بیدار شد بیدار
 ساختن و چون مکرر خاطر عزم سیرت آن قصبه بود دانست که مردم برای سفر بیدار
 ساختن را ازین راه گفت که کتاب من که فلان است همراه بگیرم کی از ان و چون آن را بیدار
 یونی دوا و بعد از ان می بیند و شکل بسیار رنگ چشم و در کل مردم پهلوان مکرر و بی ادبانه

فرد

بند
مجلسه
کنند

به بیدار

بند
جسم وی پر
که میخیزد

ویرا گرفت و برداشت بدگیری که بکنار سقف که از گاه و چوب بود داد و می گرفت و در میان
را مسقف از گاه و چوبهای سازند و بر دیوارهای نهادند و مستوی بجا از اراضی خانه
نمی کنند بلکه دیوار یک جانب مرتفع می سازند و دیوار که در ورود مدخل است از وی بسیار
مینمایند تا باران در هنگام پیشکال مخدر شود و درین وقت هوش از وی رفت بعد لحظه مردم
خانه بیدار شدند و می رانیا فتنه تجسس میزدند اثری ندیدند و در سحر بخانه بستند
تا آن گشتند چه شد و گجاشد که بدو کجاست آن چشم و چراغ من کجاست و آن میوه باغ من
کجاست و حتی بعد افاق میگفت که در آنوقت آواز ناله چنین چنان میشنودم هیچ بقصد
خود را در نواحی قصبه و پوشی که از وطن لوف وی که قصبه سهالی نام دارد سه کرده کجاست که
موازی سته فرسنگ خواهد بود در کنار هوضی یافت و افاق آمد حیران ماند آن طایفه در حق
بعض این مسافت از سر اقدام بود چه دپایهای ای انکار هیچ سفر هویدا بود چنانچه آنها و
آنها و مردم که ازین پیدا میشود و جمع در بشرف پاهای جنبش نیز بعض مردم که در نواحی و پوشی
رونده بودند ویرا در ویدین یافتند و آن هنگام در طرفه عین یکجا در زمین کرده آن جناب
آورده پوشی دادند ظاهر رنگت رد بود بعد از آن از آن موضع قصبه دیگر قریب آفرین
در انجا رفته بخانه کسی از میقام آن قصبه رفته و صاحب خانه توابع پیش که در از وی حال
خود را پوشیده و بشپ بخانه محفوظ مانده چون از خواب بیدار شد خود را در کنار آن هوض یافت
زیاده از نیم کرده از آن قصبه بود حیران شده چه کند سعی بجایه نمیرسد بلکه بحال سعی کند
و نیز آنرا در افاق پیش عزیمت آمدن بخانه خود نو و وقت شام بخانه رسید تمام روز
و قطع مسافت سه کرده گذشت ضعیف و خراشید گهواره هر دو پا اندرین پیش از شکی
چون قصبه غیر از این و میباشان میباش پیش عزیمت شد و در مسافت سه کرده از آنجا

در آن حالت یا مثل وی دیگر حال باشد نظر بر خود و حالت وی متغیر شد در
 هر وقتیکه اذان میشنید در حالت که می بود برخاسته دویده بدروازه مسجد آمده آواز
 می کرد و مؤذن چون الله اکبر گفت وی هم آمد از خود می کرد و چون مؤذن شهادت میگفت
 وی هم آواز می کرد تا آخر اذان چون مؤذن اذان فارغ میشد وی هم از آواز کرد
 می ماند بجائی که بود میرفت همچنین سالها گشت و اینجاست که آن سگ را
 خاصی در عقیدت بود ازین سبب حضرت شیخ چون بغیر سیر بر می خواست وی همراه
 میشد روزی حضرت قدس سره الاصفی از اسپ فرود آمد و گفتم خود فریاد کرده
 با جنب مجاور شد اسپ در کشی آمد و گریخت و حضرت شیخ قدس سره الاصفی متوجه
 نشد چه از خرقات دنیا و یه التفات نداشت آن سگ وید و سدر راه اسپ شد
 تا آن زمان که اسپ ایستاده شد باز آمد و بجانب حضرت قدس سره الاصفی می آورد
 و اشارت بسوی جانب اسپ میکرد و بعد از آن شخصی آمد حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 بوی گفت که همراه این سگ و جای که برود و آن شخص همچنان کرد دید که اسپ آن
 نوحی هست گرفت آورد و ظاهر چون آن سگ آمد حضرت شیخ قدس سره الاصفی
 حکم بدفن وی نمودن و بقیه و غیره اسباب موتی مردم و از آنجمله آنست که حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی در زیور خست برگد بر کناره جوی گلیانی گفتم خود را فریاد کرد و گفتم
 اجب می رفت تا وضو ساز و بعد فراغ وضو فریاد می کرد و دید که ماری سیاه که از آنجست
 مار با باشد بر فرض نشسته حضرت شیخ قدس سره الاصفی گفت اگر بقصد فساد آمده
 بود آیا گفت که من پیر طاع ذکر آمده و اولیای الله تعالی را نمی گزم و مستمع ماند و رفت
 و از آنجمله آنست طبیعت حضرت شیخ قدس سره الاصفی باطنی با نرو که پرستون نام

در خرقات
 در راسته آمده
 باشد از اصرار
 بعضی غلامان
 سگده شمشیر

و تکیه

و عقیدت

حضرت شیخ
 قدس سره

ممنوعات
 ممنوع از راه
 و از آن
 حضرت شیخ

و از آنجمله

بجای خود

و طبیعت

باطنی با نرو

داشت بنده یافت چنانچه در سر شد چنان استیلا گرفت که قرار نداشت گاهی سر را بلند می کرد و گاهی بر فرش می مالید کسی گفت ویرا فلان و فلان می بیند کسی نیست که در دوی و در کند حضرت شیخ قدس سره الاصفی متوجه بوی و در دوی را کشید فی الحال وی صحت یافت و در دهر مبارک مستولی شد و از شایستگی بسیار شد پیش درویشی رفت و حال را ظاهر کرد و وی توضیح پیش آمد چه لازم بود که بر بند و بچه آویختن کردن حضرت شیخ قدس سره الاصفی چیزی نقرمود بعد از آن درویش وردی استعمال کرد آن روح فرو شد و صحت شد این بنده درگاه گمان می برد که این حیلۀ ملائمه است غالب است که با التفات حضرت شیخ قدس سره الاصفی صحت است بعد از آن حضرت قدس سره الاصفی زیارت مرا ضعیف تشریح که دقیقه از دقائق سنت بتوبه صلوات الله تعالی علی صاحبها و علی آله فکذا شسته رفت و کیفیت همراهی آن معشوق گفت آن شیخ ترا ض گفت اگر آن هند و بچه را شائبه از محبت الهی می بود ظن می بردم که وی بخودش حاضر بود خطره شناس است که رونود اندرین اثنا حضرت میر سید عبدالصمد علیه الرحمة و بارک الله تعالی فی اخلافه بحضرت شیخ قدس سره الاصفی ظاهر شد و گفت محبوبا در خود باید نگه داشت و خود معشوق خود باید بود در وقت معشوق را در خود اعضا و دمی را عین اعضا خود یافت بجزو این دشواریت دس از دل رفت بعد از آن چون ویرامی دید و نظر حسن و زیبا بینی آمد و وی قبل ازین متوجه بجانب حضرت شیخ قدس سره الاصفی نمیشد حالا میل طبع وی بجانب حضرت شیخ قدس سره الاصفی

بیند

کردید

این بنده درگاه گمان

صاحبها و علی آله فکذا

سر و طرف چادر را گرفته کشیدند و اندام مبارک حاضر نشد و در اکثری از اوقات
 میگفت فیض روح القدس را باز مد فرماید و دیگران هم بگفتند آنچه سبب این کرد
 روزی در کناره حوضی کلان که بسیار آب و صوب است در نوای مومن ساد و مسود واقع است
 نشسته بود و گفت این قدرت مخلص کسی نیست با فضل هم میشود پیدا نموده
 مردم گمان می برند که خرق عادت که بنیای علیهم الصلوٰۃ واقع شود از اولیا نشود
 این حرف عقل زود بقبولش متوجه چه احوالی موتی از اولیا که ریافته شده و چنین
 غیروی بلا شبهه بکه فرق این است که بزرگتری نبوت اگر صادر شود قصد تباها با خبر
 ورنه کرامت خواه از امثال مایصد عن الانبیاء علیهم الصلوٰۃ و علی بنیاد و آله الطاهرین
 و هو الاحق بالقبول الله اعلم و از انجمله نیست که بیادوت بعضی مریدان رفته بودند و
 بعضی مبتلا بودند که صحبت از وی متوقع نبود و صاحب فرارش بود چون بقایای خسته
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی بهره مند شد و گریست و گفت بعد استفسار و تسلیه
 که بهر شدت بیماری و یا خوف مرگ نمی گریه بلکه درین اندیشه ام که در سبب و سبب مرض گریه و تاراج
 که از حضرت صاحب غفول میشوین حالت مرا گریان نماید چون حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی حال می مشاهده نمود اسم رحیم تجلی شد پس گفت که فلان دل قوی دار
 و الله تعالی یأود اربعا بیت الکی صحبت است و مراجعت بخانه نمود پس در صحبت هر وقت
 بیتی بود چنانچه همون روز بخودی خود نشست و از سر بر فرد آمد و تناول کرده و برود
 دویم گویا که پنج اثری از مرض نبود و از انجمله نیست که چون پیوسته مع شوی که
 بود از محرمات طعام که وجه حرمت وی ظاهر نیست اطلاع می یافت و یا حاجتی پیدای شد
 که از تناول آن باز می ماند و اگر کسی بد کرد و تکیس نموده لباس صوفیانه بپوشید و یا

سر و طرف
 معاد بجانب
 پایش بود
 پاور پشت
 متفق بود
 طریق اگر نه
 از سبب
 اولیا و الله
 حرف را متفق بود
 به قصد
 با سبب و خوف
 الصلوٰۃ خواه
 غیر آن باشد
 و آله انجمله
 می نماید
 تعالی
 و آله انجمله
 از محرمات
 حاجتی
 پیغمبر

می شد اتفاقات نمی کرد بلکه انحراف و تحقیری نبود با وجود که توضیح دے با صد فیاض اهل
 لباس زیاده ازان بود که تصور نموده آید از این راه روزی حاکی بده لکنه که اوقات
 و شوکت شاهانه داشت بقای مبارک در خانه شیخ دوست محمد که حال قوی داشت
 و از اسدای متعالی در همه احوال او تبارت گذشت بود و بنابر اعران جز بداند که شیخ
 ساخته و بذره سنام تفرید و عشوه سیده بهره مند شد بود عورت نمود حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی قبول کرد و بوقتی سیاحت فرستاد بوقت دیگر طواه خیر
 حضرت شیخ قدس سره الاصفی می بیند که یک کچه اسبی بصورت و خوش رنگ را
 مردم گرفته اند در آن وی جدای کنند حضرت شیخ قدس سره الاصفی گفت بر لای پی
 برین قنیه می نایب گفتند بهر خوردن شاه حضرت شیخ از تاول آن طعام عیب متنبه
 شد بوقتی دیگر که طعام قسم قسم آمد حضرت شیخ قدس سره الاصفی گفت همه مردم
 بخورند برات من نگاه دارند درین وقت میل طبع نیست بوقت دیگر اگر بیاورند
 می خورم چون مردم خورده مطابق اذاط صمد فانش و متفرق شد و پیوسته
 آن حاکم هم رفتند آن طعام که نگاه داشته بود گفت من نخواهم خورد و چون نزدیکی
 دوست محمد چون بر بشره حضرت شیخ قدس سره ملاتی دید گفت چرا اول مستی حضرت
 شیخ قدس سره الاصفی گفت بهر این معامله شیخ دوست محمد کلمات گفت که از او
 ظاهری تواند شد که در نهان امر او حکام اشتباه و احتمال است و از صحبت آنها حذر از
 می باید نمود و ازین راه نیز حضرت شیخ قدس سره در سایه دخت اهل شسته بود
 یکایک در پیشی آمد و سلام علیک نمود بطریق قوم ملائی هندی حضرت شیخ قدس
 سره الاصفی هرگز هرگز متوجه پوی نشده و روی خود را از وی میگردانید و دے

مملکتی

حاکم پیره

ملائی

دستمالی رسید

سیده

سیاحت

خیر

رنگ

مردم

قنیه

شاه

عیب

متنبه

میل

طعام

کلمات

ظاهری

ملائی

دستمالی

دوست

و سائیس میگفت در فماد در شان و می زبان میراند که هرگز از شان و بیاید
علی الخصوص با مردم در ویشان چه با آنها حسن سلوک چندان داشت

حاکمی از دے است چون سوال میکرد مہین طول

از وی معامله میکرد و الحاح در سوال نمود و کرد و پنجمه موم حضار در تحسین و تفکیر شد

که باین معامله از درویشان در پیش آن درویش راه گرفت یک و

ساعت گذشته باشد که مردم از آنجا که آبادیها که قریب دی اند

آمدند و گفتند: سائیس بود اسپ را اصلاح می نمود و فلان فلان چیز را بدزدی

رفته رفته ظاهر لباس فقر تبلیغش نموده رفته رفته مردم حضار گفتند اندر زن سادات

نقشه است تفحص کنید آنها در پیش روی شدند و همچنین قانع دیگر و احمدی

امانت خالی از کلقت نیست انتقد مردم متدی را کفایت دارد و الا الله ای

تلازم قلہ الجہر و عمل التبت و الصلوات و الساجد و ضار و عا و انا

الحام لله الحمد والبركة والصلوة والسلام ورحمته وبركاته على سيدنا محمد وآله

محمد محمدی که درین زمان مبارک کتاب مستطاب مناقب رزاقیه مصنف استاد العلماء

رت ملا نظام الدین صاحب فرنگی محلّی در حالات و کرامات قطب الاقطاب حضرت

و یاسینہ قدس سرہ الاصفی حسب ارشاد حضرت والا مناقب قبلہ محترم جناب

ری سید کما از احمد صاحب نسوی از زانی بایتهام و دایتهام از کرکیر ماه جون ۱۲۹۲ هجری مطابق

همه در درج ماسک و بدینجهان مالک های بدینجهان طبع اگر است و بدینجهان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

الملك المستدين ذو الجلال والإكرام

۱۰

جہاں
میں
ہیں

تجسس ۱۱

کمالی که در این عالم پیدا شود
 بیاد او که در این عالم پیدا شود
 کمالی که در این عالم پیدا شود
 بیاد او که در این عالم پیدا شود
 کمالی که در این عالم پیدا شود
 بیاد او که در این عالم پیدا شود
 کمالی که در این عالم پیدا شود
 بیاد او که در این عالم پیدا شود

قصیده
 حکیم محمد علی رضا فتحپوری
 جهان کبیده ز هشی و نشاء آقا قم
 از آنکه بنده درگاه شاهرزاقم

قصیده
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا

ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا
 ای شهر تختی که در ملک بقا

کمالی که در این عالم پیدا شود
 بیاد او که در این عالم پیدا شود
 کمالی که در این عالم پیدا شود
 بیاد او که در این عالم پیدا شود
 کمالی که در این عالم پیدا شود
 بیاد او که در این عالم پیدا شود
 کمالی که در این عالم پیدا شود
 بیاد او که در این عالم پیدا شود

CALL No. { ACC. No. ۱۰۵۶۵.....
 AUTHOR..... عبدالرزاق بانسوی.....
 TITLE..... مناقب رزاقی از (محمد) نظام الدین.....

3			
۱۰۵۶۵		۱۰۵۶۵	
عبدالرزاق بانسوی		عبدالرزاق بانسوی	
مناقب رزاقی از (محمد) نظام الدین		مناقب رزاقی از (محمد) نظام الدین	

Date	No.	Date	No.

MAULANA
AZAD
LIBRARY



:-RULES:-

ALIGARH
MUSLIM
UNIVERSITY

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Re. 1/- per volume per day shall be charged for textbooks and 10 P. per vol. per day for general books kept overdue.

